www.novelsclubb.com
تو چاند تمہیں دیکھتا ہے
ناولز کلب
از قلم امیر حمزہ راجپوت
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

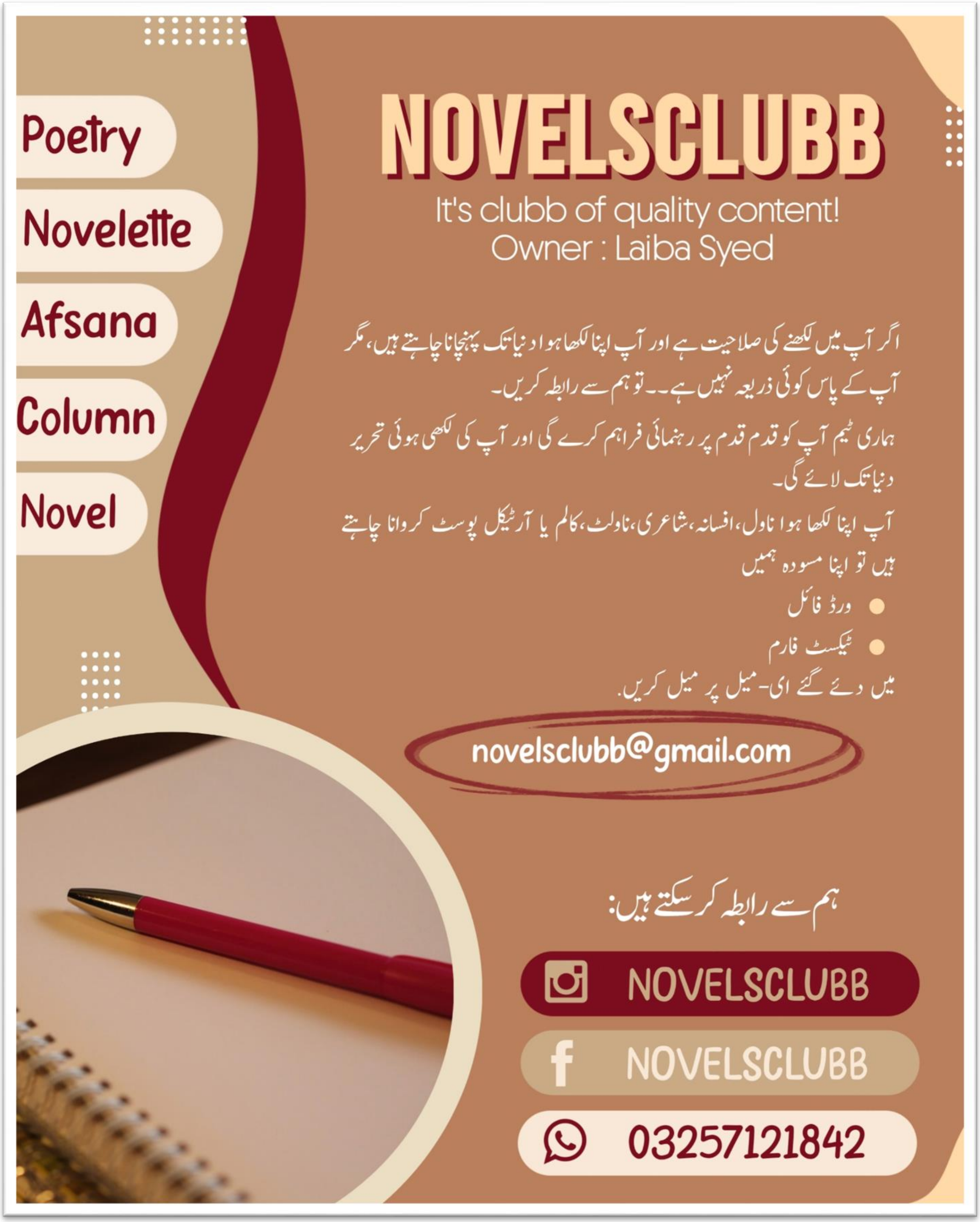
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر
آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر
دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے
ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیے گئے ای-میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

تو چاند تمہیں دیکھتا ہے

www.novelsclubb.com

از قلم

امیر حمزہ راجپوت

تو چاند تمہیں دیکھتا ہے

از قلم

امیر حمزہ راجپوت

قسط 4

"زندگی میں ایک خطا کی تھی. وہ بھی اتنی بھاری پڑ گئی۔ پتہ ہی نہیں چلا کہ وہ خطا اتنی بیش قیمت ہو سکتی تھی۔" وہ غیر مرائی نقطے پر نظر مرکوز کیے ہوئے تھی۔ سلطانہ گل اپنے بلند و بالا محل کے اندرونی حصے میں رکھے ہوئے ایک تخت پر بیٹھی تھی۔ سنہری بالوں کی بل کھاتی لٹیں اس کے گالوں کو چھو رہی تھیں۔ سر کا تاج بڑے تکبر سے اندرونی محل کو گھور رہا تھا۔ سرخ ٹیل والی فراک دور دور تک پھیلی ہوئی تھی۔

"نہیں جانتی تھی کہ وقت کا قہر مجھے پرستان سے جدا کر دے گا۔ اتنے فاصلے پیدا کر دے گا ۔" وہ سانس لینے کے لیے رکی "کہاں علم تھا کہ میں اپنی ماں عاتکا اور اپنی نانو سلطانہ کو آخری بار مل رہی تھی۔" گل کی ہلکی سبز انکھیں مینا برسا رہی تھی۔ گل سے چند قدم کے فاصلے پر شاہی

www.novelsclubb.com

انداز سے بنے ہوئے صوفے رکھے تھے۔ جن پر براجمان احمر، سکوٹی اور زینب اس کی روداد سن رہے تھے۔ زینب اور سکوٹی کی انکھیں بھی منظر تالا پیش کر رہی تھیں۔

"گل ہم قدم قدم پر تمہارے ساتھ ہیں۔ تو فکر کی قطعاً ضرورت نہیں۔" زینب اپنے انسو پونچھتے ہوئے بولی۔ گل کے چہرے پر اداس سے مسکراہٹ دوڑائی۔ اگلے پل وہ رخ موڑ کر زار و قطار رونے لگی۔ گل نے دونوں ہاتھوں سے اپنا انسوؤں سے بھیگتا ہوا چہرہ چھپا لیا۔ اسے ایسے دیکھتے ہوئے احمر کو اپنے درد دل میں درد سا محسوس ہوا۔ اس نے بے اختیار اپنے دل پر ہاتھ رکھ لیا۔

اے خدا! کیوں اس کا چہرہ انسو سے نہا رہا ہے۔ تکالیف ہمیشہ اسی چہرے کا مقدر کیوں ہوتی ہیں۔" وہ دل پر ہاتھ رکھ کے زار و قطار روتی ہوئی گل پر نظر جمائے خدا سے شکوہ کر رہا تھا۔ احمر کو اپنے گلے میں انسوں کا پھندا محسوس ہوا۔ گل کو روتا دیکھ کر زینب اور سکوٹی فوراً اٹھ کر اس کے قریب جا کھڑی ہوئی۔ زینب نے گل کو گلے لگا لیا اور مزید رونے لگی۔ احمر کو وہ چہرہ بھیگتا ہوا بالکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ اس چہرے پر انسوں کی قطاریں دل پر چھریاں چلا رہی تھی۔ وہ اٹھ کر محل سے باہر چلا گیا۔ باہر ہر طرف سبزہ ہی دکھ رہا تھا۔ وہ محل بلند و بالا سرسبز پہاڑ کے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سینے پر کھڑا تھا۔تا حدِ نگاہ پہاڑ ہی پہاڑ تھے۔ کہیں گہری کھائیاں بھی تھیں۔جو کہ حیات کے نصیب وفراز کا نقشہ پیش کر رہی تھی۔وہ محل سے باہر ایک درخت کی چھاؤں میں اکھڑا ہوا۔

"اخر کب تک اس کا رونا مجھے تڑپا تا رہے گا۔" وہ خود کلامی کر رہا تھا۔اس چہرے کے انسو میرے مقدر میں کیوں نہیں اجاتے۔اس کی اواز رندی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

"میں۔۔۔میں۔۔۔اس چہرے پر کوئی حزن کوئی ضرر نہیں دیکھ سکتا۔اسے اپنا چہرہ بھیگتا ہوا محسوس ہوا۔

"اخر کب تک اس جذبے کو دل میں دفن رکھو گے احمر۔"اس کو اپنے پیچھے ایک نسوانی اواز سنائی دی۔وہ پلٹ کر دیکھنے کی بجائے درخت کو گھورتا رہا۔وہ انسوؤں کو چھپا رہا تھا۔

"دل کا روگ خوشیوں کے شجر کو جڑ سے برباد کر دیتا ہے۔را حتیں اندھیوں کی زد میں اجاتی ہیں۔سو بہتر ہے کہ غم دل کو کچل کر خوشیوں کی جانب بڑھا جائے۔درد دل،دل میں دفن اچھا ہے۔زبان پر اتے ہی تذلیل کا باعث بن جائے گا۔" احمر کی انکھیں ہنوز برس رہی تھیں۔وہ سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا درخت کو تکے جا رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"حالِ دل گل کو بتا دو یار وہ دوست ہے تمہاری۔ قسم لے لو گوں ناراض نہیں ہو گی۔" زینب اس کا غم سمجھتے ہوئے اسے سمجھا رہی تھی۔

"بتا دینے سے کیا وہ میرے نام لکھ دی جائیں گی؟ کیا اس کے دل میں میری محبت ڈال دی جائے گی۔ یہ۔۔۔سب ناممکن ہے۔ لاحاصل ہے۔ وہ۔۔۔وہ مجھے کبھی واپس نہیں مل سکتی۔" اس نے شرٹ کے بازو سے اپنے انسو صاف کیے۔ "میں۔۔۔میں نے اسے کھو دیا ہے۔ اسے کھو دیا ہے میں نے۔" احمر اپنے انسوں پر قابو پانے کی ناکام سعی کر رہا تھا۔

"تمہیں کوشش تو۔۔۔" ابھی زینب بول رہی تھی کہ احمر نے اس کی بات کاٹ دی۔

"کچھ نہیں ہو گا۔ کچھ بھی نہیں۔ میرا اس سے پانا ایک معجزہ ہی ہو سکتا ہے۔ پر معجزہ میرے نصیب کی کتاب کا حصہ ہی نہیں۔" وہ اشکوں کے سنگ روتے ہوئے بول رہا تھا۔ زینب افسردہ نگاہیں اسکی گردن پر ٹکائے اسے دیکھتی رہی۔

پانچ سال قبل

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حادثے کے بعد ایک ہفتے تک حاطب خان کو ہسپتال میں رکھا گیا۔ پھر ایک ماہ بعد ان دونوں کی شادی کی تاریخ بھی فکس کر دی گئی تھی۔ سو آج شہنائیوں کا دن تھا۔ شادی کا یوم۔

سرخ چوڑیاں بازوں پر پنک لیپ سٹک ہونٹوں، پر گولڈ کا نیکلس گردن کے گرد اور جھمکے کانوں پر راج کر رہے تھے۔ انکھوں میں بے انتہا خوشیوں کی چمک لیے سرخ جوڑے میں لپٹی دلہن دراز کا ائینے کے سامنے کھڑی تھی۔ مسکراہٹ اس کی پنک ہونٹوں پر ڈیرے ڈالے ہوئے تھے۔ ائینہ بھی اس دلہن کی بلائیں لے رہا تھا۔ انکھوں کا کاجل اور لمبی گنی پلکیں اس کے حسن کو چار چاند لگا رہی تھی۔ سر پر ٹکا کامدار دوپٹہ، جو ڈھے کی صورت لپٹے ہوئے بالوں کو ڈھانپے ہوئے تھا۔ پورا کمرہ خوشبو سے لبریز تھا۔ اس کی نظر کمرے میں بنی کھڑکی پر پڑی۔ وہ مہندی والے ہاتھوں سے بڑے گھیراؤ والے سرخ لہنگے کو تھامے کھڑکی کی جانب چل دی۔ نرم و ملائم پاؤں کے گرد جولتی پائل نے حرکت کے باعث سر پیدا کیا۔ یہ سنتے ہوئے چوڑیاں بھی کھنکھنائے بغیر نہ رہ پائیں۔ بڑے سائز کی کھڑکی سے باہر جھانکا تو تاریک آسمان پر چاندی رنگ کا تھال اسے دیکھ کر مسکرا اٹھا۔ آج وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔ ہاں۔۔۔ چاند اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اسے ٹھنڈی ہوا کا جھونکا محسوس ہوا اس نے انکھیں موندھ کر ہوا کی ٹھنڈک کو محسوس کرنا چاہا ۔اج اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی من چاہا جو مل رہا تھا دل فضاؤں میں تھا۔

لال رنگ میں رنگی گل نے کانوں سے ڈولک پیٹنے کی اواز سنی۔اس کے وجود میں اک سرد لہر نے سرایت کی۔لبوں کی مسکان دھنک کے سارے رنگ سموئے ہوئے تھی۔وہ بارات دیکھنے بالکونی پر چلی گئی۔اتش بازی اسمانی چادر پر دلاویز رنگوں سے کڑھائی کر رہی تھی۔جبکہ بینڈ باجا فضا کی کئی اداسیاں مٹانے اور خوشیوں کی سر پھیلانے میں کوشاں تھے۔گل نے اپنی طاویل گھنی پلکیں اٹھائے اپنی دلیز پر باراتیوں سے بھری گاڑیوں کا سیلاب دیکھا۔من ہی من میں بہار کی موسم نے کئی انجان پھولوں کی خوشبو بکھیر دی۔

"اہا۔۔۔۔۔۔۔چپکے چپکے کیا دیکھا جا رہا ہے۔گل شرارتی انداز میں کہے الفاظ پر پلٹی۔

"اب اپنی بارات نہیں دیکھوں گی تو کیا ہمسایوں کی بارات دیکھوں گی۔"وہ ہنسی دباتے ہوئے بولی۔

"ہاں ہاں دیکھ لو اپنی بارات۔:ازلان بھی خوشی کی اس بارش سے نہایا ہوا تھا۔

"میں تمہارے لیے ایک تحفہ لائی تھی۔"مسکراتی دلہن گویا ہوئی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سچ میں مجھے تو لگا یہ بھو کی دلہن اپنے بھائی کو بھول ہی جائے گی۔وہ حیرت سے بولا۔

"زیادہ مستیاں مت کرو۔"گل نے ایک رسٹ واچ ازلان کے بازو میں پہنادی۔

"شکریہ کنجوس دلہن۔"وہ پھر جوٹ کرتا باہر نکل گیا۔گل ہنستے ہوئے سر جھٹک۔ابارات کو آئے 15 منٹ بیت چکے تھے۔گل آئینے کے سامنے بیٹھے روشن مستقبل کے کھلی انکھوں سے خواب دیکھ رہی تھی۔اب وہ انکھیں موندھے اس دلکش احساس کو اپنے وجود میں اتار رہی تھی۔اس نے اپنے کندھے پر کسی کا لمس محسوس کیا۔اس نے فوراً انکھوں سے پلکوں کا پردہ ہٹایا۔

"تم۔۔۔"وہ چونک گئی۔"تم یہاں کیا کر رہے ہو۔کسی نے دیکھ لیا تو۔وہ دھیمی اواز میں بول رہی تھی۔تو دیکھ لے جو دیکھتا ہے۔ہماری شادی ہو رہی ہے۔کوئی بھاگ تھوڑی رہے ہیں۔حاطب نے بے خوفی سے مسکراتے ہوئے لب کشائی کی۔

"اچھا اتنے بے وقوف ہو؟"گل کی لہجے میں شرارت مخفی تھی۔

"ہاں۔۔اب میں تمہاری طرح ڈرپوک تھوڑی ہوں۔وہشانِ بے نیازی سے بولا۔

"گل جہانگیر کسی کے باپ سے نہیں ڈرتی۔اوکے؟"وہ اپنے الفاظ دہرانے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اچھا بابا چلو اج گل جہانگیر کو جانتے ہیں۔" اس نے گل کا نازک ہاتھ بڑی چاہت سے تھاما جو ویڈیو نہیں کن کائنات سے ماحول کو پر سوز بنا دیا گلگو ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کرسی پر بٹھایا اور خود اس کے پیچھے کھڑا ہو کر اسے ائینے میں اپنی میٹھی نظروں کے اثار میں لے ایا جب کہ وہ خوشگوار حیرت میں جھکڑی تھی۔

"تو بتائیں گل جہانگیر زندگی میں کون سی چیز اپ کو سب سے زیادہ راحت دیتی ہے؟ کیا چیز رنج میں مبتلا کرتی ہے اور کیا چیز اپ چاہت کے باوجود حاصل نہیں کر پا رہی ہے۔ حاطب کی انکھوں میں ایک دلکش سی چمک دوڑائی، لبوں پر نئی مسکان اور گالوں پر ایک جائز سا تاثر جو گل کی مسکان بڑھا رہا تھا۔ اس دلہن کی خوشی سے پھولے نہ سمائے۔

"جلدی کرو گل جہانگیر نکاح کبھی کرنا ہے۔" گل مسکراتے ہوئے ابھی سوچ رہی تھی کہ وہ گھڑی دیکھتے ہوئے عجلت سے بولا۔

"پہلے نکاح ہو جائے۔ پھر تفصیلی جواب دوں گی۔ لہذا مسٹر مجنوں اٹھو اور یہاں سے چلتے بنو۔ اگر ماما یہاں آ گئی تو پھر شادی بھول ہی جانا۔ گل نے اپنی ہنسی کے گھوڑے کی لگامیں کستے ہوئے حاطب کا بازو تھاما اور کمرے سے باہر کی راہ دکھادی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"توبہ توبہ۔نیئے نویلے دلہے پر اتنا ستم۔اللہ میاں دیکھ رہے ہیں نا۔۔"وہ کانوں کو چھوتے ہوئے مصنوعی حیرت میں ڈوبا ہوا تھا۔

اب چلو بھی دولہے میاں۔ہیں ورنہ ستم کا پیمانہ لبریز بھی ہو سکتا ہے۔گل کے دھکیلنے پر وہ پُر تبسم چہرہ لیے بھاگ نکلا۔جبکہ گل نے مسکراہٹ سے سر جھٹکا۔

"باولا کہیں کا۔:وہ بڑبڑائی۔

خوشیوں کی عمر دراز نہیں ہوتی ان دونوں کی خوشیوں کی عمر تو بالکل دراز نہ تھی۔اگلا لمحہ ایک نیا طوفان لیے کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

آج کا دن

گرو میرے سر کا تاج غیر معمولی طور پر چمک رہا ہے۔اس کا کیا راز ہے؟"سلطانہ گل تخت پر براجمان تھی۔جبکہ گرو، سکوٹی اور احمر کے ہمارا صوفہ پر تشریف فرما تھے۔سلطانہ کا تاج تب

چمکتا ہے جب کوئی پری سلطانہ سے رابطہ قائم کرنا چاہتی ہو۔" گرو پارٹ چہرہ لیے گویا ہوئے۔

"مطلب کوئی پری مجھ سے بات کرنا چاہتی ہے۔" گول نے تصیح چاہی۔ گرو نے اثبات میں سر ہلایا۔

"بقول اپ کے پرستان کا دروازہ تو 20 سال پہلے بند ہو گیا تھا۔ پھر کیسے کوئی پری پرستان سے مجھ سے رابطہ کر سکتی ہے؟: وہ حیرت زدہ تھی۔ سکوٹی اور گرو بھی حیرت میں گھیرے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ جبکہ احمر مسکراتی نظریں لیے گل کے چہرے کو تک رہا تھا۔

"یہی تو حیرت کی بات ہے کہ کوئی کیسے پرستان سے یہاں تک رابطہ بنا سکتا ہے۔" گرو سوچتی نگاہوں سے محل کی کھڑکی سے باہر کھڑے سر سبز درخت کو گھور رہے تھے۔ کچھ پل سناٹے کے نام۔

"کیا ایسا ممکن ہے کہ کوئی پری انسان دنیا میں رہ رہی ہو؟" اس بار سکوٹی نے سوال داغا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اصولاً کسی پری کو ئی یہاں ہونا تو نہیں چاہیے۔ کیونکہ یہ پرستان کے اصولوں کے خلاف ہے۔"
گرو کچھ الجھے ہوئے دکھ رہے تھے جبکہ احمر ابھی بھی ان کی گفتگو سے لاتعلق ہو کر گل کے چہرے پر نظریں جمائے بیٹھا تھا۔

"احمر کچھ چاہیے تمہیں؟" گل نے اسے خود کو دیکھتے پایا تو نرمی سے پوچھا۔ وہ چونک گیا۔

"ن۔۔ نہیں۔" وہ بمشکل بول پایا۔ پھر اس نے شرمندگی سے نظریں جھکالیں۔

" میری خیال میں وہ کوئی بری نہیں ہو سکتی جو مجھ سے رابطہ کرنا چاہتی ہے؟" گل کے چہرے پر ازلی مسکراہٹ تھی۔

"پھر؟" گرو نے نہ سمجھتے ہوئے کہا۔

"اریان۔۔۔۔ اریان بھی تو پرستان سے میرا ساتھ ہی آیا تھا نا۔ شاید وہ مجھ سے رابطے کی کوشش کر رہا ہو گا۔ وہ نتیجے پر پہنچ چکی تھی۔

گوروں نے اثبات میں سر ہلانے پر اکتفاہ کیا۔ "گل ویسے ارین ہینڈ سم تو ہو گانا۔" سکوٹی نے قدر دلچسپی سے پوچھا۔

"کیوں؟" گل نے حیرت سے گھورتے ہوئے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دیکھوا گرتو وہ ہینڈ سم ہے ہ تو اسے میرا پتہ دے دینا۔اب تمہیں تو پتہ ہے کہ سکوٹی سے خوبصورت لڑکی اسے پرستان میں بھی نہیں مل سکتی۔ گل نے زوردار قہقہا لگایا۔ جبکہ گرو اس کی بات سن کر جمائی روکنے لگے۔

"لو بھائی دیکھ دیگ کا منہ کھل چکا ہے۔اب سکوٹی کی باتیں کبھی ختم نہیں ہو سکتی۔" احمر بڑبڑایا ۔لیکن اس کے اواز کسی تک نہ پہنچ پائی۔

"ہاں۔۔ہاں اسے تم سے ضرور ملواؤں گی۔بس ایک بار مل تو جائے۔ گل کی مسکراہٹ دھیمی پڑی۔

گل اج کل عائشہ نہیں نہیں ائی خیر تو ہے نا" سکوٹی نے اپنے قدر تجسس سے پوچھا تو گل، گرو اور احمر کو دیکھ کر نظریں چرانے لگی۔جب کہ وہ دونوں حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

"اب بتا بھی دو۔۔۔ سکوٹی نے گل کے قریب ہو کر پوچھا۔

"دو ہفتے قبل اس کی اشعر سے شادی ہو گئی تھی۔اج کل دونوں ہنیمون پر گئے ہیں۔ گل نے اس کے قریب ہو کر سر گوشی کی۔ جبکہ ااحمر اور گرو دونوں مشکوک نظروں سے اسے گھورنے لگے

۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"او۔ایم۔جی۔"سکوٹی جوش جذبے سے بلند اواز میں گویا ہوئی۔تو گول نے انکھیں دکھاتے ہوئے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

"اف یہ لڑکیوں کی خسر پسر۔"احمر نے بس سوچنے پر اکتفا کیا۔اچانک گل کا تاج روشن ہو گیا۔ اب کی بار روشنی اتنی تیز تھی کہ پورا محل چمک اٹھا۔ہر اگلے لمحے روشنی کی شدت میں اضافہ ہو رہا تھا۔اب اتنی تیز روشنی تھی کہ سب کی انکھیں چندھیانے لگیں۔سب نے بے اختیار اپنے بازو انکھوں پر جما لیے۔

"گرو یہ سب کیا ہو رہا ہے۔گل نے انکھوں پر بازو جماتے ہوئے حیرت سے دریافت کیا۔

"کوئی دوبارہ تم سے رابطے کی کوشش کر رہا ہے۔تم فوکس کرنے کی کوشش کرو۔وہ بھی انکھوں کو بازوں سے ڈھانپے ہوئے بولے۔گل نے فوکس کیا تو اچانک ساری روشنی غائب ہو گئی۔محل میں ایک بڑا جادوئی ائینہ بن گیا۔جس کے کناروں سے سفید روشنی نکل رہی تھی۔ سب لوگ سانس روکے اس جادوئی ائینے کو گھور رہے تھے۔اچانک اس سائنے میں سے ایک لڑکی کا چہرہ نمودار ہوا۔جس کی سنہری بال اس کی کمر پر جھول رہے تھے۔جبکہ بڑے بڑے پنکھ پھیلے ہوئے تھے۔گل س پری کا چمکتا دمکتا چہرہ دیکھیے فورا اٹھ کھڑی ہوئی۔امبر پری۔"گل نے خود کو کہتے سنا۔اس کا منہ حیرت کے باعث کھلا ہوا تھا۔جب کہ انکھیں بھرائیں۔امبر پری

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چونکہ صحرا میں قید تھی تو وہ انسانی دنیا میں کسی بھی انسان کو نہیں دیکھ سکتی تھیں۔"ہاں گل ۔میں تمہاری امبر پری ہوں۔

"پری اپ کیسی ہیں۔میری۔۔میری ماں کیسی ہے۔نانو۔۔نانو کیسی ہیں سب ٹھیک تو ہیں نا۔" وہ روتے ہوئے بدیقت بول رہی تھی۔گل کچھ دیر جواب کی منتظر رہی لیکن ندارد۔"اپ بول کیوں نہیں رہی پرستان میں سب ٹھیک تو ہے نا۔اس بار گل بے چینی سے بولی۔

"میں پچھلے 20 سال سے پرستان نہیں گئی۔۔۔وہ سانس لینے رکی۔۔۔مجھے ملکہ بلقیس نے صحرا میں قید کر دیا تھا۔میرے ساتھ اور بھی بہت سے معصوم لوگ ہیں۔جو ملکہ کے جبر کا شکار ہیں۔ہم سب اتنے سالوں سے یہ قید کاٹ رہے ہیں۔"پری کی لہجے میں افسوس کا رنگ واضح تھا ۔

"جادوئی صحرا۔"گل حیرت سے کھڑی سن رہی تھی۔جبکہ اس کی ہلکی سبز انکھیں بہہ رہی تھیں۔

"اب تمہیں ہم سب کو لوگوں کو ازاد کروانا ہے۔تمہارے اور میرے علاوہ انسانی دنیا میں میں تیسری کوئی پری موجود نہیں ہے۔"پری کے الفاظ بھیگ رہے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اپ۔۔۔اپ فکر مت کریں۔میں۔۔میں اپ کو ضرور ازاد کرواؤں گی۔بلکہ ہم واپس پرستان چلے جائیں گے۔"گل روتے ہوئے گویا ہوئی۔"مجھے یقین تھا گل تم ہماری مدد ضرور کرو گی۔"گل مسکرا دی۔

"اچھا بتاؤ اریان کیسا ہے۔وہ بھی تو تمہارے ساتھ تھا نا۔"پری کی اواز میں رنج کی بوندیں شامل تھیں۔

نہیں امبر پری۔اس حادثے کے بعد وہ مجھ سے بچھڑ گیا اور اج تک نہیں ملا۔۔لیکن اپ پریشان مت ہو۔میں اسے ڈھونڈ نکالوں گی۔گل پر عزم دکھائی دے رہی تھی۔

"اچھا تم اسے ضرور تلاش کر لینا۔بد معاش پتہ نہیں کیسا ہو گا۔"اپ پری کی اواز میں خوشی اور غم کی یکساں رنگ تھے۔گل کے چہرے پر بھی زخمی مسکراہٹ کا بسیرا تھا۔"صرف دو دن۔۔دو دن تک انتظار کر لیں پھر اپ سب باہر ہوں گے۔اپ سب کی ازادی گل کے لیے اپنی جان سے بڑھ کر عزیز ہے۔اپ بے فکر رہیں۔اپ بہت جلد یہاں میرے پاس ہوں گی۔"اخری بات کے بعد رابطہ منقطع ہو گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اپ کو گڑیا کے کپڑے تبدیل کرنے کیوں نہیں اتے ڈیڈ۔" پانچ سال کی ننھی سی لڑکی پینٹ شرٹ پہنے، گنے چنے بالوں کی چھوٹی سی چھٹیاں بنائے باپ سے ناراضگی ظاہر کر رہی تھی۔

"تو میری ڈول اپ ہیں ناں اپنے نالائق ڈیڈ کو سکھانے کے لیے۔" وہ شخص مخفی سا مسکرایا ۔ ننھی بیٹی نے ڈیڈ کے ہمراہ مسکرانے پر اکتفا کیا۔ایک بھاری مردانہ اواز نے حور کو سپنوں کی دنیا سے ازاد کروایا۔وہ اٹھ بیٹھی۔وہ سپنے کو لیے حیرت میں گھیری اپنے بال جوڑے کی صورت باندھنے لگی۔

"یہ خواب۔اور وہ بچی۔۔۔اخر کون تھی وہ بچی؟" حیرت نے اس کے معصوم چہرے کو چاروں طرف سے گھیرے میں لے رکھا تھا۔

"حور اپ ٹھیک ہیں؟" حاطب نے سپاٹ چہرہ لیے دریافت کیا۔

"ہاں؟" وہ چونکی"۔ہاں۔۔۔ہاں۔۔ٹھیک ہوں۔" وہ پرسوچ نظریں صحرا کے دلکش اور سنگ دل چمکتی ریت پر ٹکائے ہوئے تھی۔

"ہمیں جادوی ائینہ لے جانا ہے۔تاکہ اس پری کو بلانے کا عمل شروع کیا جائے۔" حاطب نے صحرا کے دوسرے حصے میں اپنی امد کا مقصد یاد کروایا۔وہ دونوں امبر پری کی کہنے پر جادووی ائینہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تلاش کرنے صحرا کے اسی حصے میں رات کو اپہنچے تھے جہاں حاطب کے تنہائی میں شب و روز بیتے تھے۔

فقط چند گھنٹوں کی محنت کے باعث وہ دونوں جادوی ائینہ تلاش کرنے میں کامیاب ہوئے ۔جادوی ائینہ کھانے کی پلیٹ کے سائز سے بڑھا نا تھا۔اس کے کناروں سے ہلکی سنہری روشنی کا اخراج جاری تھا۔

"حور صحرا کے اس حصے کی ہر شے طلسمی ہے۔سو کسی چیز کو چھونے کی غلطی مت کرنا ۔"حاطب قدموں سے ریتلے صحرا کو پیچھے دھکیلتے ہوئے حور کو سمجھا رہا تھا۔"ٹھیک ہے۔کہہ کر وہ چند لمحے قبل دیکھے خواب کو سوچنے لگی۔

"کیا خواب میں وہ لڑکی،وہ پانچ سالہ بچی میں تھی؟حور۔صحرائی حور؟وہ کچھ الجھی ہوئی دکھ رہی تھی۔اچانک اس کی نظر ایک پھول پر پڑی وہ نیلا گلاب تھا۔جو پریوں کے ماضی سے پردہ ہٹانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔اچانک حور نے اپنا رخ موڑا اور اس نیلے گلاب کی طرف قدم اٹھانے لگی۔صحرائی حور کی زندگی کا ایک نیا موڑ تھا یہاں زندگی میں بدلاؤ طے تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اف خدایا۔" حور نے باعث حیرت کہا۔ کیونکہ جیسے جیسے حور پھول سے فاصلہ کم کر رہی تھی ویسے ہی اس پھول کی روشنی تیز ہونے لگی۔ ہر اٹھتا قدم روشنی کو کوئی اَن دیکھا آسیب دگنا کر رہا تھا۔

بارات کے لیے تمام انتظامات گھر کے لان میں کیے گئے۔ سر سبز گھاس پر فخر سے کھڑی ٹیبل، مشروبات اور کھانوں سے بھری تھی۔ ہر انسان خوشی سے سرشار تھا۔ گل اور حاطب کو نکاح کے لیے مدمقابل بٹھا کر درمیان میں ایک جالی دار دوپٹے اور پھولوں سے ایک دیوار قائم کر دی گئی۔

گل بیٹا ازلان کہیں نظر نہیں ارہا۔" گل کے ساتھ بیٹھے باباجان نے دریافت کیا۔

"پتہ نہیں باباجان۔ اپنے دوستوں کے پاس ہوگا۔ اپ تو جانتے ہیں کہ دوستوں کے سامنے تو وہ اپنی پیاری بہن کو بھی بھول جاتا ہے۔" مسکراتی ہوئی دلہن باباجان سے محو گفتگو تھی۔ نکاح کے لئے انے سے پہلے گل کافی دیر اپنی کلوتی دوست اور ہونے والی کلوتی نند عائشہ کے ساتھ خوش گپیوں مصروف تھی۔ عائشہ کو نہ صرف دوستی بحال ہونے بلکہ ایک نئے بندھن کی بھی بے حد خوشی تھی۔ وہ اج ہواؤں میں تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جہانگیر نکاح شروع کروایا جائے۔" حاطب کے بابا شہریار خان نے عاجزانہ درخواست کی۔

جہانگیر صاحب نے اپنی پیاری دختر گل کے ماتھے کہا بوسہ لیا اور قاضی صاحب کو نکاح شروع کرنے کا کہا۔

"گل جہانگیر، ولد جہانگیر نیاز اپ کا نکاح حاطب شہریار والد شہریار بشیر سے 10 ہزار سکہ رائج الوقت کے عوض طے پایا ہے۔ کیا اپ کو یہ نکاہ قبول ہے۔" قاری صاحب نے یہ پاکیزہ الفاظ ادا کئے جو کہ محبت کرنے والوں کی الگ دنیا بنا دیتے ہیں۔ جن الفاظ کی تاثیر شیطان کو چیخنے پر مجبور کر دیتی ہے۔

"قبول ہے۔" لپسٹک سے راستہ نرم و نازک لبوں نے حرکت سے الفاظ ادا کیے۔ پھر اچانک ارد گرد کی روشنیاں غائب ہو گئیں۔ دیواریں گر گئی اور قدموں تلے گھاس پتھریلی زمین میں بدل گئی۔ وہ غار میں گرو کے سامنے گھٹنوں پر سر لادے رو رہی تھی۔

"ایک طرف اپ کہتے ہیں کہ ایک پری جس انسان سے شادی کرتی ہے وہ انسان فنا ہو جاتا ہے۔ موت کی نظر ہو جاتا ہے۔ جبکہ دوسری طرف اپ حاطب کی حالت دیکھ رہے ہیں؟" وہ شکوہ کناہ نظروں سے گرو کو تپا رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اپ دیکھ رہے ہیں کیسے وہ میری الفت میں خود خوشی پر اتر ایا۔اج اگر حادثے میں اسے کچھ ہو جاتا تو میں کیا کرتی۔" کہتے ہوئے وہ زمین پر بیٹھے پھوٹ پھوٹ کر اشکبار ہوئی۔ "بیٹی ایک حل ہے تو صحیح مگر تمہیں قربانی دینا ہو گی۔" انہوں نے مترحم نظروں سے اسے گورا۔

"میں اس کے لیے سب کچھ قربان کر سکتی ہوں۔ لیکن اسے اپنے لیے مرتا نہیں دیکھ سکتی۔" انسو اب بھی بہنے جاری تھے

"شادی کے بعد انے والی پہلی چودھویں رات کے پوری چاند کی روشنی میں تمہیں حاطب کے سامنے اپنے اصلی روپ میں انا ہوگا۔پری روپ میں۔ پھر تمہیں اپنی ساری طاقتیں کروں قربان کرنا ہو گی۔اس کے بعد تم معمولی انسان بن جاؤ گی۔" وہ قدر نرم لہجے میں گویا ہوئے۔

"میں ایسا ہی کروں گی۔ویسے بھی ایسی پاورز کا کیا فائدہ جن کے ہوتے ہوئے میں اپنی محبت سے جدا رہوں۔اپنی سانسوں سے کنارہ کرلوں۔" اب وہ خوشی سے انسو بونچھ رہی تھی۔

"لیکن یہ بہت تکلیف دہ عمل ہے۔اس عمل میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کے ناخن ماس سے جدا ہو جائیں گے۔ وہ رات تم زندگی اور موت کے درمیان بھٹکتی گزارو گی۔" گرو کے چہرے پر کرب کے اثار نمایاں تھے۔

"وہ چھن گیا تو ناخن اور ماسک کی جدائی سے زیادہ درد ہو گا۔ قسم سے اسے کچھ ہوا تو اپنے ناخن میں خود ماس سے علیحدہ کرلوں گی۔" وہ ہچکیاں لیتے ہوئے رو رہی تھی۔

"مت ماری گئی ہے تمہاری۔ کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہی ہو۔ میرے سامنے ائندہ ایسا مت بولنا۔" گرو نے غصوں سے ڈانٹتے ہوئے اس کی سر پر ہاتھ رکھا۔ ماضی کی یادو کی ٹرین گزر چکی تھی۔ وہ نکاح خواں کے پاس بیٹھی تھی۔ وہ قربانی کے لیے تیار تھی۔

"کیا اپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"

"قبول ہے۔" اس نے دوسری اور پھر تیسری بار کہا تو اپنے اندر منوں خوشی محسوس کی۔

حاطب شہریار خان ولد شہریار بشیر اپ کا نکاح گل جہانگیر ولد جہانگیر نیاز سے 10 ہزار روپے سکہ رائج الوقت کے عوض طے پایا ہے۔ کیا اپ کو یہ نکاہ قبول ہے؟" حاطب کا چہرہ خوشی کی رمک سے لال تھا۔

"بچاؤ۔۔۔ بچاؤ۔" ایک نسوانی اواز نے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ وہ لڑکی بھاگتے ہوئے لوگوں میں سے گزرتی ہوئی ارہی تھی۔ سب لوگ شاک کے مارے اسے گھورنے لگے۔ سب کے منہ کھل گئے۔ اس لڑکی کے کپڑے بازوں سے پھٹے ہوئے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

-----------◇◇◇◇-----------

"گرو میں چلنے کو تیار ہوں۔اپ کی اجازت درکار ہے۔" گل مسکراتے ہوئے گویا ہوئی۔

"ٹھیک ہے۔یہ نیلا پانی ہے تمہارے لیے مددگار ثابت ہوگا۔ گرو نے میں نے مسکراہٹ سے مسکراہٹ لئے ایک پانی کی بوتل گل کو تھما دی۔

"میں سمجھ گئی۔" اس کی لبوں پر خفیف سی مسکراہٹ دوڑائی۔دو یوم ہوا کے جھونکوں کی مانند بیت گئے۔یہ امبر پری سے رابطہ کرنے سے اگلے دن کی بات ہے۔جب وہ ان کی مدد کے لیے تیار کھڑی تھی۔وہ بڑے گھیراؤ والی شاہی طرز سے بنی سیاہ فراک زیب تن کیے ہوئے تھی۔اس کے دائیں ہاتھ کی ایک انگلی پر انگوٹھی تھی۔اس کے سنہری بال امر بیلوں کی مانند اس کی کمر پر جھول رہے تھے۔چمکا سنری تاج قدر رعب سے سر پر ٹکا ہوا تھا۔ایک ہاتھ میں وہ گرو کی دی ہوئی شیشے کی ایک بوتل تھامے ہوئے تھی۔جس میں نیلا پانی حرکت کرتا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے نرم و ملائم پاؤں ہیل میں قید تھے۔فراک لمبی اور بڑے گھیرے والی ہونے کے باعث گل کے پاؤں بصارت سے اوجھل تھے۔"گل تم اکیلے نہیں جاؤ گی۔میں بھی ساتھ چلوں گا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

احمر بھی محل ان پہنچا۔"نہیں احمر۔میں خطرہ مول نہیں لے سکتی۔میں کسی صورت بھی تمہیں ساتھ نہیں لے جا سکتی۔.:چہرے پر فکر مندی کے سے تاثرات لیے گل گویا ہوئی۔

گل پلیز۔میں چاہتا ہوں کہ میں ہر جگہ تمہارے ساتھ ہوں۔ہر بل تمہاری ڈھال بن کر رہوں۔"احمر کے چہرے پر اداسی تھی۔گلنے اس کی انکھوں میں جھانکا تو اسے بے تحاشا خوف محسوس ہوا۔وہ ٹکٹکی باندھے اس کی انکھوں میں دیکھتی گئی۔وہ اج پہلی بار وہ بات سمجھی تھی جو وہ اتنے سالوں سے بول نہیں پایا تھا۔وہ بھی اس کی ہلکی سبز انکھوں میں کھو یا تھا۔

"ٹھیک ہے۔تم ساتھ چل سکتے ہو۔"گل نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا۔احمر مسکرا دیا۔جب کہ گل کو تکلیف محسوس ہوئی۔وہ احمر کی انکھوں میں اپنے لیے الفت جان چکی تھی۔

پانچ سال قبل

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بچاؤ۔بچاؤ۔" ایک نسوانی اواز نے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا۔وہ لڑکی بھاگتے ہوئے لوگوں میں سے گزرتی سب کو حیرت کے جھٹکے دے رہی تھی۔سب کے منہ حیرت سے کھل گئے ۔اس لڑکی کے کپڑے بازوں سے پھٹے ہوئے تھے۔

"حا۔۔حاطب بھائی۔" اس کا سانس پھولا ہوا جب کہ ماتھے پر پسینے کی ڈھیروں بوندیں تھیں ۔لان میں سناٹا چھا گیا۔

"کس نے کیا یہ سب۔بولو عائشہ کس نے کیا حاطب کی گرجدار اواز نے سناٹے کو چیرا۔

"و۔۔وہ۔۔وہ۔۔۔ازلان نے۔۔۔اس نے۔۔۔مجھ سے بدتمیزی کرنے کی۔۔۔" الفاظ عائشہ کے منہ میں ہی ڈھے گئے۔وہ خوف کے مارے حاطب سے لپٹ کر رونے لگی۔گل کے ہاتھوں سے طوطے اڑ گئے۔وہ سانس لینا فراموش کر بیٹھی۔اسے صحیح معنوں میں اپنے قدموں تلے زمین کھینچ سکتی محسوس ہوئی۔

"نہیں۔۔ازلان ایسا نہیں ہو سکتا۔" گل نے خود کلامی کرتے ہوئے نفی میں سر کو حرکت دی ۔

"کہاں ہے وہ حرام زادہ۔میں اس کا قتل کر دوں گا۔" حاطب کا چہرہ بھٹی کی مانند تپتا دکھ رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں اسے زندہ در گور کر دوں گا۔" وہ انکھوں میں خون لیے اور رگوں میں انتقام کا زہر لیے بولا۔

"کہاں ہے وہ۔۔۔" حاطب غصے سے دھاڑا تو گل ڈر کے مارے دو قدم پیچھے کو ہولی۔

"و۔۔۔وہ۔۔۔کچن کے۔۔۔ساتھ والے کمرے میں۔۔" عائشہ روتے ہوئے بتا رہی تھی جب کہ اس کا سارا وجود لرز رہا تھا۔

"بابا اپ اسے سنبھالے۔ حاطب نے بنا باپ کو دیکھے عائشہ کو خود سے علیحدہ کیا اور پھر لان سے نکلنے لگا کہ گل نے کا ہاتھ تھام لیا۔

"تم اسے کچھ نہیں کہو گے حاطب۔" گل خوف تلے تھوک نگلتے ہوئے بولی۔

"میں اسے جان سے مار دوں گا۔" وہ غضب سے بھڑکتے ہوئے اس کی جانب پلٹا۔ گل نے نفی میں سر ہلایا۔

"اور اپ سب یہاں کیا کر رہے ہیں ہاں۔ دفع ہو جائیں یہاں سے سب۔ یہاں کوئی شادی نہیں ہو رہی۔" تمام مہمان اس کے غضب کا شکار ہوئے اور نکلنے کو تیار ہو گئے۔ وہ گل سے بازو چھڑاتے لمبے لمبے میں ڈگ بھرتا اس کمرے میں جا پہنچا۔ وہاں شیشے کا گلدان اور کچھ اشیا زمین پر

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بکھرے پڑھی تھیں۔ جبکہ ازلان نشے کی حالت میں ہاتھ میں شراب کی بوتل تھامے بیڈ سے کمر ٹکائے زمین پر بیٹھا تھا۔اس کی شرٹ کے بٹن کھولے تھے۔اور انکھیں بند ہونے کو تھی۔ بال بھی لمحوں کی مانند بے ترتیب تھے حاطب نے کمرے میں پہنچتے ازلان کا گریبان پکڑااور دو تین گھونسے ازلان کے جبڑوں کی نظر کی ئے۔ جس سے زلان زمین بوس ہو گیا۔

"حاطب چھوڑو زلان کو۔۔"دلہن کے لباس میں لپٹی گل کمرے میں داخل ہوتے ہی چلائی۔ پھر فوراز مین تڑپتے ہوئے ازلان کو کھڑا کیا۔

"میں اس کی جان لے لوں گا۔ حرامزادے کی۔"حاطب بھاگ کر پھر ازلان کی جانب بڑھنے لگا۔

"حاطب مت لگانا میرے بھائی کو۔"گل ازلان کے سامنے ڈھال بن کر کھڑی ہو گئی۔اس کی سانسیں بھول رہی تھی۔انکھیں انسو گرارہی تھیں۔جب کہ میک اپ پسینے کے باعث خراب ہو رہا تھا۔

"تم اس خبیث کو بچارہی ہو۔ جانتی ہو یہ درندہ کیا کرنے والا تھا۔"وہ ٹوٹ کر دہاڑھا۔"اس نے ایسا کچھ نہیں کیا۔میرا بھائی ایسا نہیں ہے۔"وہ روتے ہوئے بول رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ۔۔۔یہ۔۔۔نشے میں لت پت تمہارا بھائی۔۔یہ۔۔ معصوم ہے ہاں۔۔"انکھوں سے نفرت جھلک رہی تھی۔اتنے گل کے بابا اور شہریار خان کمرے میں داخل ہوئے۔

"حاطب ہم یہاں مار دھاڑ کرنے نہیں ائے۔شہریار خان قدر کرفتگی سے گویا ہوئے تو حاطب پیچھے ہٹ گیا۔

"ان۔۔انکل میرے بھائی نے کچھ نہیں کیا۔ضرور۔۔۔ضرور۔۔۔کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ وہ ازلان کی محافظ بنی اس کی وکالت کر رہی تھی۔دھڑام سے کسی کی گرنے کی اواز ائی۔گل نے چیختے ہوئے زلان کو تھاما۔وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

"بابا ڈاکٹر کو بلائیں۔دیکھیے ازلان کو کیا ہو گیا ہے۔"وہ چیختے ہوئے اسے بیڈ پر لے ائی۔چند ساعتوں کی مسافت کے بعد وہ سب لان میں اگئے۔ازلان اب سو رہا تھا۔ڈاکٹر کے مطابق اسے ریسٹ کی ضرورت تھی۔لان سے سب مہمان رخصت ہو چکے تھے۔

"حاطب! دیکھو تم تو میرا یقین کرو۔میرا بھائی ایسا نہیں ہے۔ماما سے زیادہ میں نے اس کی پرورش کی ہے۔وہ عائشہ تو کیا دنیا کی کسی بھی لڑکی کے ساتھ ہے یہ سب نہیں کر سکتا۔"گل تڑپ رہی تھی۔وہ ٹھیک کہہ رہی تھی۔ازلان گل سے پانچ سال چھوٹا تھا۔بچپن میں ہی ماں کے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

افس جانے کے بعد گل ازلان کی دیکھ بھال کرتی تھی۔ تقریباً زیادہ تر وقت ازلان گل کے ہمراہ ہی پایا جاتا تھا۔

"بھاڑ میں جاؤ تم اور تمہارا بھائی۔ مجھے تم دونوں کی قصوں میں ذرا دلچسپی نہیں۔ اور بابا اپ یہاں کھڑے کیوں ہیں۔ چل کیوں نہیں رہے۔ مجھے ان لوگوں میں کوئی شادی نہیں کرنی۔" پہلو اس نے گل کے پرخچے اڑائے پھر توپوں کا رخ شہریار خان کی طرف کیا۔

"بیٹا۔ بیٹی کی شادی کا معاملہ ہے۔ ہم ایسے نہیں جا سکتے۔ اخر گل بھی تو ہماری ہی بیٹی ہے نا۔" شہریار خان نرمی سے گویا ہوئے۔

"بابا اپ کی بیٹی عائشہ ہے اور وہ اس وقت۔۔۔ وہ بولتے بولتے رک گیا۔

"طوفان کی زد میں اپنے پیاروں کا مجھ پر اعتبار کرنا۔ ایمان رکھنا مجھے راحت دیتا ہے۔" وہ روتے ہوئے چند لمحے پہلے حاطب کے سوال کا جواب دے رہی تھی۔ حاطب غصے سے تپتی انکھیں لیے اسے دیکھتا رہا اور پھر غصہ و شرمندگی سے نظریں جھکا لیں۔

" اور کیا چیز رنج میں مبتلا کرتی ہے۔ یہی پوچھا تھا نا تم نے؟ بے بس دلہن حاطب کی جانب اہستہ اہستہ قدم اٹھا رہی تھی۔ جب کہ وہ زمین میں نظریں گاڑھے ہوئے تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کسی اپنے کی بے اعتبار نظروں سے بڑا رنج کوئی نہیں ہوتا۔" وہ اب بھی اس کے قریب بڑھ رہی تھی۔ لیکن حاطب اس کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا۔ اسے گل کو دیکھ کر کمزور نہیں پڑنا تھا۔ بت نہیں بننا تھا۔

"کیا چیز حاصل کرنا چاہتی ہیں لیکن کر نہیں پا رہی؟ یہی تھا نا تیسرا سوال؟" کہتے ہوئے بھی جان دلہن اس کے عین مقابل جا کھڑی ہوئی۔ حاتم کی انکھیں کچھ مزید جھک گئیں۔ اس وقت فقط راحت چاہیے اور وہ لا حاصل ہے۔ میری راحت میرا مان ہے۔ جو تم توڑ رہے ہو۔ میری راحت مجھ پر بھروسہ کرنا ہے۔ جس سے تم بے نیاز ہو۔" وہ شکوے پہ شکوہ کیے جا رہی تھی۔

"بابا ہمیں گھر چلنا ہے۔" حاطب نے دبے دبے غصے سے کہا۔ نظر اب بھی جھکی ہوئی تھی۔ تم ایسے شادی چھوڑ کر نہیں جا سکتے۔ ایک گہری سانس کے بعد اب گل کا لہجہ مضبوط تھا۔ اس نے انسو پونچھے۔

"قاضی صاحب اپ نکاح مکمل کروائیں۔" گل نے قاضی صاحب کو مخاطب کیا۔ جہانگیر صاحب نے قاضی کو جانے سے روک رکھا تھا۔ ورنہ وہ بھی مہمانوں کے ہمراہ کوچ کر جاتے۔ "مجھے تم سے کوئی نکاح نہیں کرنا سمجھی تم۔ پہلی بار اس نے اتش سے لبریز انکھیں اٹھا کر گل سے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تم ایسے شادی توڑ کر مجھے اور میرے گھر والوں کو بے عزت نہیں کر سکتے۔" وہ پہلی بار غصے سے گویا ہوئی۔

"تم اور تمہارے لوگوں۔۔یہ۔۔یہ ہے تمہارے لوگ۔۔۔جنہیں دوسروں کی عورتوں کو عزت دینا نہیں اتی۔۔۔مجھے نفرت ہے تم سے۔۔شدید نفرت۔وہ بگولا ہوا۔

"چاہے محبت ہو یا نفرت۔تم گل جہانگیر سے شادی نہیں توڑ سکتے سنا تم نے۔۔" گل فضا میں انگلی بلند کرتے ہوئے غضبناک ہوئی۔حاطب نے اتش فشاں کا منظر پیش کرتے دیدا سے دکھائے اور چلنے کو مڑا۔

"یہ غلطی بہت بھاری پڑے گی تمہیں حاطب شہریار خان۔تم جانتے نہیں گل جہانگیر کو۔" حاطب باہر کی جانب چلتا رہا۔گل چند لمحے کھڑی رہی پھر اس کا ہاتھ تھاما اور اس کا رخ اپنی جانب کیا۔

"تمہاری محبت میں خود کی بلی دینے کو تیار تھی۔" وہ سانس لینے رکی۔"اگر میرا بازو چھوڑ کر گئے تو تمہیں بلی کا بکرا بننے کے قابل بھی نہیں چھوڑوں گی۔ سمجھے تم۔" بات اب محبت سے انا تک ا پہنچی۔انا زہر ہے۔جو ہر جذبے کو موت کی نیند سلا دیتا ہے۔حاطب نے سرد نگاہ اس کی رحم کی طلب نگاہوں میں ڈالی پھر سر جھٹک کر چل دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ چند لمحے انسواوں کے باعث دھندلی انکھوں سے اسے دیکھتی رہی۔ پھر اچانک پھٹ پڑی۔

"دفع ہو جاؤ۔۔۔دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔وہ چیخ رہی تھی۔"ائندہ اپنی منحوس شکل مت دکھانا۔دفع ہو جاؤ۔" وہ کہتے ہوئے زمین پر بیٹھ کر رونے لگ گئی۔"دفع ہو جاؤ۔"اب وہ ہچکیوں سے رونے لگی۔اچانک اس کا سر بھاری محسوس ہونے لگا۔انکھیں سوجن سی ڈھکی ہوئی معلوم ہو رہی تھی۔ہر سو اندھیرا چھانے لگا۔یادگار ہونے لگی۔مدھم سی اوازیں کسی کنویں سے اتی معلوم ہو رہی تھیں۔ہر جانب بلا کی سیاہی پھیل گئی۔اور وہ گہرے سکوت میں چلی گئی۔جہاں ہر غم سے فرار ہوا اور ہر دکھ فراموش۔

اس نے انکھیں کھولی تو معلوم پڑا کہ 24 گھنٹے کسی ہوائی جہاز کی مانند بیت چکے تھے۔ازلان اس کے بیڈ پر گل کے قریب بیٹھا تھا۔

"گل تم ٹھیک ہو۔اس نے نظر چراتے ہوئے پوچھا۔گل نے اسے دیکھا تو گل کی نظروں میں شناسائی کی کوئی رمق نہ تھی۔

"گل ٹھیک ہو تم؟"ازلان چہرے پر گلاب کی پنکھڑیوں سی نرمی سجائے گویا ہوا۔جبکہ گل نے ہوا کی مانند رخ بدل لیا۔

www.novelsclubb.com

: گل میں۔۔۔ میں ایسان نہیں ہوں۔۔ تم جانتی ہو یہ سب ماسوائے غلط رنگ کے کچھ بھی نہیں۔ تم۔۔۔ تم۔۔۔ نے یقین کر لیا نہ گل۔۔ "ازلان کے چہرے کی نرمی کی جگہ مسکینیت نے لے لی جب کہ گل نے نیوٹن کا تھرڈ لا غلط ثابت کر دیا۔

"تمہیں یقین کرنا ہو گا۔ تمہارا بھائی بالکل پارسا ہے۔ تم۔۔۔ تم خاموش کیوں ہو گل۔ ازلان کے چہرے کی اسکینیت کی جگہ بے رنگ پسینے کے قطروں نے لے لی۔ جو کہ اب ازلان کے حواس باضختا ہونے کا واضح ثبوت تھا۔ گل نے اپنا صدمے اور تکان سے اراستہ، قابل رحم چہرہ اس کی جانب کیو۔ گل کی انکھوں میں قراقرم کی سی برف کی تہ واضح ہوئی۔ وہاں کوئی اعتبار، کوئی ایثار، کوئی اپنائیت کوئی غم اور کوئی راحت نہ تھی۔ ہر جذبہ قراقرم کی برف تلے دب کر دم سادہ تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں۔۔ میں مر جاؤں گا گل۔ تمہاری انکھوں کی بے یقینی مجھے مار دے گی۔ اب کی بار ازلان نے پلکوں کو بن موسم برسات میں گیلا پایا۔ وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ چند لمحے مینا برساتی سیا انکھوں سے بستر پر قابل رحم حالت میں پڑی دلہن کو دیکھتا رہا۔ پھر کمرے سے جا نکلا پھر وہ ایسا نکلا کہ اگلے پانچ سالوں کے تعویل سفر میں گل کی نظروں میں کبھی ظاہر نہ ہوا۔ وہ کسی چراغ کی جن کی مانند

گل کی کانٹوں بھری حیاتی سے غائب ہو گیا۔ایسا نہیں تھا کہ گل کو اس کی پاک دامنی پر توکل نہ تھا۔پر وہ اس رات گل کی سیج کو راکھ کرنے والی اگ کا سبب اسے ہی قرار دے رہی تھی۔

آج 2024 میں۔

چند ساعتیں بیتنے پر احمر اور گل جنگل میں چند درختوں کے گھیرے میں کھڑے تھے۔درختوں کے پتوں سے چھن کراتی سورج کے دلکش شعائیں ان دونوں کے چہرے روشن کئے ہوئے تھیں۔

جادوئی صحرا کیے قیدیوں کی رہائی کا عمل بھی حد مشکل ہے۔صحرا کے دروازے تک رسائی حاصل کرنے کے لیے ہمیں کٹھن مراحل سے گزرنا ہو گا۔" وہ سانس لینے رکی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں کسی بھی مرحلے کے بارے میں نہیں جانتی۔" گل ایک درخت کو بصارت کی نظر کی ئے احمد رکو اگاہ کر رہی تھی.

"گل اگر تم جانتی نہیں تو ہم کیسے دروازے تک پہنچیں گے ؟احمر نے فکر مندی سے پوچھا گل نے اسے جواب دیے بنا انکھیں بند کیں۔اور اس کے لب حرکت میں ائے۔وہ مسلسل کچھ پڑھے جا رہی تھی۔چند لمحے بعد اس نے اپنے دونوں ہاتھ فضا میں پھیلا دیے۔

اس کا پڑھنے کا عمل جاری تھا۔۔جب کہ احمر سوچتی نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔اچانک گل کے ہاتھوں سے تیز روشنی نے جنم لیا۔سنہری روشنی کے اخراج کے باعث اس کے ہاتھ سونے کے بنے لگ رہے تھے۔اتنی تیز اور پر کشش سنہری روشنی نے پورے ماحول کو زرد کر دیا ہے۔ حیرت کے باعث احمر کی انکھیں پھیل چکی تھیں۔خوبصورت منظر نے اس کے لبوں پر دھیمی سے ی مسکراہٹ دوڑا دی۔اب وہ پھیلی ہوئی روشنی فضا سے لہروں کی شکل میں گل کے ہاتھوں میں جمع ہو رہی تھی۔پلک جھپکتے ہی وہ روشنی کتابی شکل اختیار کر گئی۔ نتیجتاً ایک جادوی کتاب گل کے ہاتھوں میں موجود تھی۔ "واؤ گل۔۔ تم تو بڑے کام کی چیز ہو بھئی۔۔" احمر چہرے پر مسکراہٹ طاری کیے اسے تنگ کر رہا تھا۔

"نہیں تو تم نے کیا مجھے دو نمبر پری سمجھ رکھا ہے۔" گل نے مصنوعی ناراض سے اسے گھورا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ارے نہیں نہیں۔۔ ہم معمول انسانوں کی کیا اوقات کے پرستان کی سلطانہ کی گستاخی کریں۔ وہ مسکراتے ہوئے گویا ہوا۔

"تھوڑی تصحیح کرلو میاں۔ پرستان کی سلطانہ میری نانو ہے۔ میں بھی بنوں گی کبھی نہ کبھی۔ فی الحال سیاہ محل کی ملکہ کی پرخچے اڑانے کا ارادہ ہے۔ اسی بنا پر سلطانہ کا لقب اختیار کرر کھا ہے۔" وہ بڑی فرصت سے بتا رہی تھی۔

"اب چلو کام بھی کرو سارا دن اپنی جھوٹی تعریفوں کی نظر نہ کر دینا۔" بونستے ہوئے وہ چوٹ کر گیا۔

: تمہیں تو میں بعد میں سدھار لوں گی۔" مسکراتے ہوئے گل اس جادوئی کتاب کو کھولنے لگی۔" یہ کتاب ہمیں سحرا کے دروازے تک لی جائے گی۔"

نہ دکھ اپنی سنانے ہیں

نہ حالے دل سناؤں گی

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نہ شکوا میں کروں گی کچھ

نہ جھوٹ اپنے دکھاؤں گی

"ہیں؟ کہیں یہ کتاب مرزا غالب کی تو نہیں؟" گل کی شعر کہنے پر احمر مصنوعی تعجب سے گویا ہوا

۔

"اس کا مطلب یہاں پہیلیاں سلجھانا ہوں گی۔انٹرسٹنگ۔۔ویری انٹرسٹنگ۔۔" سوچتی نظریں سامنے درخت پر ٹکائے وہ بولی۔

www.novelsclubb.com

نہ دکھ اپنے سنانے ہیں

نہ حالِ دل سناؤں گی

اس کا مطلب کوئی ایسی جگہ جو گہرے راز کی مانند گم ہے۔ جہاں صدیوں سے کسی انسان کے قدم نہ پڑے ہو۔۔یا۔۔۔یا پھر کوئی طاسمی دنیا جو اس کرہ عرض سے غائب ہو۔ پر کون سی جگہ ۔۔"وہ کچھ جھنجھلائی ہوئی لگ رہی تھی۔

نہ شکوہ میں کروں گی کچھ

نہ چھوٹ اپنے دکھاؤں گی

احمر پر سوچ نگاہیں گل کے چہرے پر ٹکائے بولا۔ گل اس کی خیالات جاننے کو اس کا چہرہ تکنے لگی۔

"یعنی اس جگہ پر کوئ حادثہ ہوا ہے یا اس جگہ کو خود انسانوں نے تباہ کیا ہو۔ کیا ایسی کوئی جگہ ہو سکتی ہے ؟"وہ اخری جملہ کچھ توقف کے بعد بولا۔

"ایسی جگہ۔۔۔۔"وہ کچھ سوچ رہی تھی۔"میرے ذہن میں ایسے تو کوئی جگہ نہیں ارہی۔ تم بتاؤ تم نے کبھی ایسی جگہ کے بارے میں کچھ سنا نہیں۔وہ بھی کہیں گم تھا۔چند لمحے سناٹے نے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لیے۔پتوں کی سرسراہٹ اور پرندوں کی چہچہاہٹ کانوں میں رس گھول رہی تھی۔وہ دونوں چپ چاپ سوچوں کے ساحل میں غرق تھے۔

یاد آیا۔یہ ایک جادوئی مقام ہے۔20 سال پہلے پریہ اس مقام پر اترتی تھی۔بلکہ پرستان کا ہر فرد ہر پانچ سالوں میں ایک بار وہاں ضرور آتا تھا۔"وہ جوش جذبے سے بتا رہی تھی۔احمر اس کے کھلکھلائے چہرے پر نظر جمائے ہوئے تھا۔پھر گل احمر کو لیے اس جنگل سے غائب ہو گئی۔وہ نادان زندگی کی اس سفر پر تھے۔جہاں حیاتی ستمگر بن جاتی ہے۔وہ دونوں بھی حیاتی کے ستائے ہوئے بننے والے تھے۔

www.novelsclubb.com

"تم یہاں کیا کر رہی ہو۔"گھر کی گھنٹی بجنے پر ازلان نے دروازہ کھولا تو سامنے سکوٹی کو کھڑے پایا۔

"تمہاری نظر اتارنے ہوں۔اتار لوں؟"وہ ابرو اچکاتے ہوئے چہرے پر شرارت سجائے بولی۔

"دیکھو میرے ساتھ فالتو کی باتیں مت کرو۔ ویسے بھ گل اس وقت گھر پر نہیں ہے۔" چہرے پر تھکان لیے بولا۔

"تم سے کس نے کہا کہ میں گل سے ملنے ائی ہوں۔ میں تو تم سے ملنے ائی ہوں۔ ہینڈ سم بوائے۔" ازلان چند لمحے ناپسندیدگی سے اسے دیکھتا رہا۔

"مذاق کر رہی ہوں۔ ویسے بھی تمہاری شکل ہے ہینڈ سم والی۔ چلو ہٹو۔۔۔" وہ کہتے ہوئے گھر میں داخل ہو گئی۔

"گھر میں کوئی نہیں ہے اس لیے تمہارا یہاں مناسب نہیں۔" وہ کہتا ہوا پیچھے ارہا تھا۔ "سکیورٹی سے ڈرتے ہو کیا۔" وہ اس کی بات کو نظر انداز کرتی ہوئے کمرے میں داخل ہو گئی۔

"ار۔ یو۔ میڈ سکوٹی۔ یہ ماما کا کمرہ ہے تم اس طرف کیوں جا رہی ہو۔ البتہ تم یہاں ائی ہی کیوں ہو؟" وہ غصہ ہوا۔

زچپ کر جا اور مجھے اپنا کام کرنے دو مصنوعی غصہ دکھاتے ہوئے کمرے میں داخل ہو گئی۔

"سکوٹی میں بڑی تمیز سے پوچھ رہا ہوں۔ بتاؤ تم یہاں کس لیے ائی ہو؟ اب کے لہجے میں تھوڑی نرمی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"شادی کرنے آئی ہوں تم سے۔ کرلو گے؟" وہ اس سے نظر انداز کرتی بلقیس بیگم کی الماری کو کھولنے لگی۔

"شٹ اپ سکیورٹی۔ مدے پراؤ۔اب نرمی لہجے سے غائب تھی۔

"دیکھو ازلان گل اگر دن کو رات اور رات کو دن کہتی ہے تو سمجھو ایسا ہی ہے۔۔۔ وہ سانس لینے رکی۔۔۔ گل کبھی جھوٹ نہیں بولتی اور اسے دھوکہ دینا کسی کے بس کی بات نہیں۔"سکوٹی بہت نرمی سے اسے سمجھا رہی تھی۔

"جو اس نے ماما پر الزام لگا ہے۔ اس پر کبھی یقین نہیں کر سکتا۔ وہ زمین پر نظر گاڑے کھڑا تھا۔

"فکر مت کرو۔ یہ سکوٹی کی مرض کی دوا ہے تمہیں سب یقین د** دے گی۔ میرے پاس ایک زبردست پلان ہے۔"اب سکوٹی کے لہجے میں وہاں سے شرارت تھی۔

:بس یہ بتاؤ اس وقت تمہاری ماما کہا ہے"۔ وہ کمرے کو جانچتی نظروں سے گھور رہی تھی۔

"اوپر والے فلور پر۔" وہ شرمندگی سے بولا۔

خبیث ابھی تو کہہ رہے تھے کہ گھر پر کوئی نہیں۔ سکوٹی سے گھوری ڈالے دیکھنے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نارنجی فٹبال کی دھیمی دھیمی شعائیں فلک سے اترتی سیدھی اس نیلے پانی کے تالاب میں گر رہی تھی۔ان شمس کی سنہری لہروں نے تالاب کی نیلے پانی کو خوب چمک بخشی تھی۔تالاب کی ارد گرد چھوٹے پتھروں نے باہمی مشاورت اور رضامندی سے سیاہوں کے لیے پتھریلا راستہ تیار کر رکھا تھا۔جب کہ تالاب میں نیلے پانی کہ ابشار سر سبز پہاڑ کی گود سے اتر رہے تھے۔

"واؤ احمر۔ہمیں یہاں تو ٹور پر انا چاہیے تھا۔قسم سے ایسی جگہ پر تو بندہ خوشی سے وفات پا جائے۔"وہ جوش و خروش سے بے لب پتھروں پر اگے چل رہی تھی۔جب کہ احمر اس کی پیروی میں تھا۔

"صحیح کہہ رہی ہو۔اب میں تو ہمیشہ کے لیے یہی ہوں تم اپنا بندوبست کر لینا۔"وہ بھی ہنستا ہوا اس کی پیروی میں بولا۔

اسمان پر سورج،سورج کے قدموں میں یہ سر سبز پہاڑ،پہاڑ سے ابشاروں کی صورت چھلانگیں لگاتا یہ ہلکا نیلا پانی اور ابشار اس نیلے پانی کے تالاب میں۔۔۔۔ا۔۔۔جسٹ لولی۔کاش یہ میرا گھر ہوتا ہے۔"سارا منظر بیان کرتی جوش و حسرت سے بولی۔اس بار احمر کچھ بھولنے کی بجائے صرف مسکرا دیا۔اب وہ دونوں تالاب کے پاس رک گئے۔

www.novelsclubb.com

"واٹر فالز کا پیدا کردہ شور مجھے انتہا سے زیادہ پسند ہے۔" وہ اپنی دھن میں سوار تھی۔ جب کہ احمر دیوانہ وار مسکراہٹیں بکھیر رہا تھا۔ کچھ تھا اس کی انکھوں میں جسے دیکھ کر گل نے نظر چرا لیں۔

"میں تو چلی تالاب کی پانی کی خوبصورتی کو جانچنے۔" وہ خوش دلی سے بول کر تالاب کی جانب چلنے لگی۔

"کوئی بھی خوبصورتی تمہاری خوبصورتی کے اگے بے کار ہے۔" احمر کے دیمی اواز میں کہے ایک فقرے نے گل کے قدم ڈیرھ کر دی ئے۔ احمر کی چاہت سے وہ بے خبر نہ تھی۔ پر وہ مجبور ضرور تھی۔ لیکن اس کا گمان تھا کہ احمر یہ کبھی نہ کہہ پائے گا۔ پر وہ غلط تھی۔ مکمل غلط۔

" گل جہانگیر کیا تم احمر دورانی کی دنیا میں ملکہ بننا چاہو گی۔" وہ اپ بھی دوسرے طرف رخ کیے کھڑے تھی اس کے الفاظ پر پلٹی دو پتھریلی زمین پر گھٹنوں کے بل اس کے سامنے خود کو زیر کیے بیٹھا تھا۔

"تمہاری نظروں میں محبت، چاہت اور زندگی بھر ساتھ رہنے کی ارزو سب کچھ دیکھ سکتی ہوں۔ پر کاش تم جان سکو کہ جہانگیر کس قدر لاچار ہے۔ کاش تم دیکھ سکتے کہ میری چاہت نے مجھے مکمل برباد کر دیا تھا۔" ور نجیدہ نظر احمر پر ٹکائے قدر افسر دگی سے بولی۔ اسے اپنی انکھیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بھرتی ہوئی محسوس ہوئیں۔مایوسی،ناامیدی،کرب اور اذیت کیا کچھ تھا جو احمر کے چہرے پر نہ تھا۔

"تم سے پہلے بھی یوں ہی۔۔۔یوں ہی یک شخص گھٹنوں کے بل میرے سامنے بیٹھا تھا انسو گر رہے تھے پر وہ ہنس رہی تھی۔خود پر قابو پاتی وہ مشکل بول پا رہی تھی۔الفاظ دم توڑ رہے تھے۔ گھٹنوں کے بل بیٹھنے کی قیمت کچھ یوں وصول کی کہ مجھے،یعنی گل جہانگیر کو منہ کے بل گرا گیا وہ کمینہ۔"گل نے اپنے انسوس صاف کیے۔خود کا مذاق اڑایا۔جبکہ احمر کے چہرے کا کرب پہلے سے بڑھتا ہی چلا گیا۔اس نے سر جھکا لیا ہے۔

"احمر۔۔۔یہ۔۔یہ محبت و محبت کچھ بھی نہیں ہوتی۔دوستی کا رشتہ بہت انمول ہوتا ہے اور ہمارے پاس ایک قیمتی رشتہ ہے۔"وہ خود کو مضبوط کر رہی تھی۔"اسے احمر کو بھی تو سنبھالنا تھا نا۔

"کیا یہ ممکن نہیں کہ ہم اس مقام سے ایک نیا سفر شروع کریں۔"وہ بہت زرد چہرہ لیے بولا۔ کسی بے وفا کے دیئے کانٹوں سے کسی وفادار کا دل چیر دینا مناسب بات ہے کیا؟"اس نے چہرہ اٹھا کر شکوہ کناں نظروں سے گل کو دیکھا تو وہ لاجواب ہو گئی۔گل نے نگاہیں زیر کر لیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھے معاف کردو احمر۔ محبت نے ساتویں اسمان سے منہ کے بل گرایا ہے۔ اب یہی منہ اٹھا کر ان اسمانوں کو تکنا گل کی ضمیر کو گوارا نہیں۔" اس کی باتوں سے گگ زمین میں دھنستی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

"تو مطلب یہ کہ اب احمر کو بھی گرنا ہو گا۔ ساتویں میں اسمان سے۔" اس کے لہجے میں ایک وقت تنگی اور شکوہ دونوں تھے۔ وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اب وہ اسے بے زبان دیدوں سے تکے جا رہا تھا۔

احمر کی انکھوں میں کرچی ہوئی حسرت، کچھ ٹوٹے خواب وہ درد کی ایک لہر تھی۔ جبکہ مقابل کی انکھوں میں ایک ٹھراؤ تھا۔ وہ جو کسی اندھی کے گزر جانے کے بعد کسی علاقے کے رہائشیوں کو صدمے سے نڈھال کر دیتا ہے۔ احمر شکست خور قدموں سے چلتا ہوا دور چلا گیا۔ جب کہ گل نے شدتِ درد سے انکھیں میچ لیں۔ اج سب اس کے ذہن کی کھڑکیوں سے جھانک رہا تھا جسے وہ پچھلے پانچ سالوں میں کہیں گہری کھائی میں پھینک چکی تھی۔ جسے یادوں کی نظر سے مٹانے میں اسے پانچ برس لگا دیے اس تاریخ کو دوبارہ لکھنے میں احمر نے پانچ منٹ بھی نہ لگائے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دیکھ لو حابب شہریار خان۔ دیکھ لو۔ تم نے جو کانٹے گل کے کلب میں گاڑے تھے گل اب وہ نکال کر خنجر کی مانند دوسروں کو گھونپ رہی ہے۔" وہ خود کلامی کرتی زمین پر بیٹھ گئی۔ جبکہ چہرہ پر تھکن زدہ مسکان تھی۔

"تم نے محبت سے نفرت نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں چھوڑی۔ مجھے برباد کر گئے ہو۔

بس ایک احسان کر دے ناں۔ کبھی لوٹ کر مت انا۔ اگر لوٹنے والوں میں تمہارا نام ہوا تو میں شرم سے ڈوب مروں گی۔" چہرے پر برسوں کے غموں کی برسات تھی۔ لیکن ہونٹوں پر عجیب سی مسکان۔ مسکان جو دل کے کٹنے پر ہی اتی ہے۔ قسمت کے عجب تماشوں پر جو حاضری دیتی ہے۔ وہ یونہی بے مقصد زمین پر بیٹھی بے دل پتھروں کو گھورتی ہے۔ پھر اس نے اپنے پیچھے قدموں کی اٹھ سنی۔

"ہمیں کام پر توجہ دینی چاہیے۔ صرف دو گھنٹے باقی ہیں۔ ورنہ یہ دن بیت گیا تو اگلے ایک سال تک اس دن کا انتظار کرنا پڑے گا۔" وہ دھیمے لہجے میں بولتے ہوئے کھڑی ہوئی ہر بیتا لمحہ انہیں تباہی کے اغوش میں کھینچا چلا جا رہا تھا

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم لان میں جا کر میرا انتظار کرو۔ میں دو منٹ میں پہنچتی ہوں۔" وہ اسے بتاتے ہوئے کمرے کی دیواروں اور تمام اشیاء کو گھور رہی تھی۔ جبکہ وہ مشکوک نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"اوئے جاؤ یہاں سے کچھ نہیں چراتی تمہارا۔ غریب کہیں۔" مصنوعی ناراضگی سے گویا ہوئی۔

پانچ منٹ بعد سکوٹی گھر کے لان میں جا پہنچی۔ اس کے چہرے پر ایک شیطانی مسکراہٹ نمایاں تھی۔

"تم کیا کر کے ائی ہو۔" ازلان نے فکر مندی سے پوچھا۔

"تھری۔۔۔ٹو۔۔۔۔ون۔۔۔" سکوٹی نے کہا تو ایک بائیں بر قم اواز سنائی دی۔ جیسے اسمان ان کے لان میں اگرا ہو۔

سکیورٹی کے پس پشت شان سے کھڑے ان کے گھر کے ایک کمرے سے دوا اٹھ رہا تھا۔

"سکوٹی یہ تم کیا کر ائی ہو۔" وہ کمرے سے اٹھتے دھونے کو دیکھتے دانت پیستے ہوئے بولا۔ اب وہ اندر کی جانب بھاگنے لگا جب کہ سکوٹی نے کا بازو تھامے اسے روک لیا۔

"رک جاؤ اتنی بھی کیا جلدی ہے۔"

"تمہارا دماغ تو نہیں جل گیا۔" وہ غصے سے بھڑک اٹھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں نے کہا نا یہیں کھڑے رہو۔" اب وہ بھی غصے سے بولی۔

"اب دیکھنا سکوٹی کا کمال۔" وہ بڑی شان سے کہتی سینے پر بازو باندھے ازلان کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔گھر کا اندرونی دروازہ کھلا تھا جس سے اندر دھواں دکھ رہا تھا۔

"اب اہستہ اہستہ میرے پیچھے اؤ۔۔" سرگوشی کرتے ہوئے سکوٹی چلدی۔زلان بھی اس کے پیچھے چل دیا۔وہ گھر کے اندرونی دروازے کے پاس چھپ گئے۔دھواں اب بھی پورے گھر میں پھیلا تھا۔

"یہ اگ کیسے لگ گئی؟" حیرت میں گھیرِی بلقیس بیگم کی اواز سنائی دی تو ازلان نے اٹھ کر اپنی ماں کے پاس جانا چاہا۔

"بیٹھے رہو یہاں خاموشی سے۔"سکوٹی نے اسے ڈانٹا تو وہ فورا بیٹھ گیا۔وہ دونوں چھپ کر بلقیس بیگم کو دیکھنے لگے۔

"ابھی ٹھیک کرنا ہوگا اسے۔" کہتے ہوئے بلقیس بیگم نے انکھیں بند کی تو اپنے اصلی روپ میں ا گئی۔اس کے سیاہ پنکھ پھیلے ہوئے تھے۔جبکہ سیاہ بال کندھے پر لٹک رہے تھے۔دیکھتے ہی دیکھتے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے گھر کو پہلے والی حالت میں بدل دیا۔اب وہاں کوئی دھواں کوئی نقصان نہ تھا۔ازلان کا اپنی ماں کو اصلی روپ میں دیکھنا سکتے میں لے گیا۔وہ چند لمحے کچھ بول ہی نہ پایا۔

"کہا تھا نا۔جب گل دن کو رات اور رات کو دن کہتی ہے تو مان لینا چاہیے۔" وفاتحانہ مسکراہٹ لیے ازلان کو سمجھا رہی تھی۔جبکہ ازلان کا چہرہ سرخ تھا۔اس کی انکھوں میں بی رنگ مایا جمع ہونے لگا۔

"اتنا بڑا دھوکہ اس کے ہونٹوں نے حرکت کی۔اور فورا بھاگتے ہوئے گھر میں اپنی ماں کے سامنے پہنچ گیا۔جبکہ سکوٹیوں سے اواز دیتی رہ گئی۔

"واہ ماما واہ۔اتنا بڑا دھوکہ۔تو اپ ہی سیاہ محل کی ملکہ اپ ہی ہیں میرے باپ کی قاتل۔۔"تالی پیٹتے ہوئے اپنی ماں کے سامنے کھڑا تھا۔اس کی سرخ انکھیں انگاروں کی مانند تب رہی تھی۔

بلقیس بیگم کا حیرت سے منہ کھل گیا۔ان کے پسینے چھوٹنے لگے۔ان کی نظر دروازے کے پیچھے چھپی سکوٹی پر پڑی۔۔انہوں نے جادو سے اسکوٹی کو کھینچ کر اپنے قدموں میں لا گرایا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے بیٹے کو میرے خلاف ورغلانے کی۔" وہ غصے سے سکوٹی پر ٹوٹ پڑی۔

"اپ کی ہمت کیسے ہوئی ہمیں اتنا بڑا دھوکہ دینے کی ہاں۔۔" وہ چلایا۔

"دیکھو میرے بچے مجھے تم سے بہت محبت ہے۔میں نے یہ جان بوجھ کر۔۔۔" وہ بول رہی تھی کہ ازالان نے ان کی بات کاٹ دی۔

"کیا جان بوجھ کر نہیں کیا۔میرے باپ کا قتل؟کیا وہ ایک غلطی تھی۔"۔وہ غصے سے دھواں دھواں ہو رہا تھا۔

"میں ابھی ایک منٹ بھی اس گھر میں نہیں رہوں گا۔" وہ بھاگتا ہوا اپنے کمرے میں جا پہنچا سکورٹی اور بلقیس بیگم بھی اس کے پیچھے لپکی۔

"دیکھو میرے بچے تم۔۔۔تم ایسے نہیں جا سکتے۔مجھے تم سے بڑی محبت ہے۔۔تم تو میرے بیٹے ہو۔۔"اج ظالم ملکہ کی انکھوں میں بھی انسو تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اپ کسی سے محبت نہیں کر سکتی۔اپ کو خود سے محبت ہے۔باقی سب تو کیڑے ہیں جنہیں اپ اپنے مقاصد کے لیے مسل دیتی ہیں۔" غصے سے دھاڑتے ہوئے کپڑے بیگ میں ٹھونس رہا تھا۔

" مجھے معاف کردو میرے بچے۔پر میں تمہیں نہیں جانے دوں گی۔" کہتے ہوئے بلقیس بیگم، ازلان اور سکوٹی کے ہمراہ غائب ہو گئی۔

-----------◇◇◇--------

20" سال پہلے تک یہاں پر یہ اترتی تھی۔برستان کا ہر فرد یہاں اتا تھا۔اسے ہم طاقتوں کا گودام کہتے تھے۔" وہ دیمی مسکان کے ساتھ گفتگو کا رخ بدل رہی تھی۔

"میں اور اریان بچپن سے سوچتے تھے کہ اس جگہ کو اٹھا کر برستان لے جائیں گے۔بہت بدھو تھے ہم دونوں۔" مسکراتے ہوئے تالاب کو جانچتی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ احمر کو کام سمجھا چکی تھی۔احمر اس نیلے پانی کے تالاب سے چار مٹکوں کو ایک ایک کر کے بھر رہا تھا۔گل نے جادو سے وہ مٹکے تیار کیے تھے۔تین مٹکے بر لیے گئے تھے۔اب احمر چوتھا مٹکا بھر رہا تھا۔

"میرے اور اریان کے یہاں پھنس جانے کے بعد نہ جانے ایسا کیا ہو گیا کہ پرستان کا دروازہ بند ہو گیا۔اب نہ کوئی پری پرستان سے انسانی دنیا میں اتی ہے اور نہ ہی اس جادوی مقام پر۔نہ جانے کس افت میں پرستان کو گھیر لیا ہو۔" وہ چہرے پر افسردگی سجائے بولی۔اب گل نے انکھیں بند کر کے ایک لمبی طلسمی رسی تیار کی۔اس نے احمر کی جانب رسی بڑھا دی۔

"مجھے ان سب کو ازاد کرنے کے بعد اریان کو تلاش کرنا ہے۔نہ جانے کیسا ہو گا۔بس غلط ہاتھوں میں نہ چلا گیا ہو۔" وہ افسردگی سے بولتے ہوئے اس رسی سے دو مٹکوں کو باندھ رہی تھی ۔باقی دو مٹکے احمر اسی طرح باندھ چکا تھا۔نیلے پانی سے بھری چاروں مٹکے رسی سے اس طرح بندے تھے کہ چاروں کونوں پر ایک ایک مٹکہ موجود تھا۔یوں وہ مل کر سکوئر بنا رہے تھے۔

"یہ اسکوائر مکمل ہوا۔اب ہمیں جادو کی مدد سے ہی مٹکوں کے سکوئر کو ابشار کی قریب اور تالاب کے اوپر 24 فٹ کی اونچائی پر ہوا میں لٹکانا ہو گا۔" بولتے ہوئے گل نے اپنے سر سے تاج اتار کر ہاتھوں میں لیا۔تاج سے تیز روشنی کی ایک لہر خارج ہوئی۔دونوں کی انکھیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

خوبصورت روشنی کی لہر کو دیکھ کر چمک اٹھیں۔اس روشنی کی لہر نے چاروں مٹکوں کے اسکوائر کو گل کے حکم کے مطابق ہوا ہمیں الٹے لٹکا دیا۔

"مٹکے الٹے کرنے کے باوجود بھی اندر سے پانی کیوں نہیں گرا۔" احمر حیرت سے گویا ہوا۔

"یہ تو سلطانہ گل کا کمال ہے۔وہ شان بے نیازی سے گویا ہوئی تو احمر بھی مسکرا دیا۔" تمہاری جادو کی کتاب تو بڑے کام کی چیز ہے یار۔یہ ہمارے سکولز میں کیوں نہیں پڑھائی جاتی۔" وہ بھی ماحول کے تناؤ کو کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"لو بھئی۔مطلب تم بھی سکوٹی کی طرح جادو سے لوگوں کو گنجا کرو گے"۔گل معصومانہ انداز میں لب کاٹتے ہوئے بولی۔

" نہ بابا نہ۔سکوٹی کو تو کوئی اوپر کی چیز ہے۔میں تو اس سے پناہ مانگتا ہوں۔ایسا کروا سے پرستا ہی لے جاؤ۔" وہ کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے بولا۔وہ بھی ہنس دی۔

"اس کتاب کے مطابق جو شخص ایسے مٹکوں کا اسکوائر بنا کر ان مٹکوں سے نہالے صرف وہی صحرا کا دروازہ دیکھ پائے گا۔" وہ بے تاثر چہرہ لیے بولی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کتنے سالوں سے بیچارے قید ہوں گے۔ بلقیس بیگم کو ان ذرا برابر بھی ترس نہ ایا ہو گا۔" افسردگی سے پوچھ رہا تھا۔

"جب اجالوں پر خواہشات کے اندھیروں کو ترجیح دی جائے تو ضمیر بے موت مارا جاتا ہے۔ مانو کی نیکی کی چاہ ہی مٹ جاتی ہے۔ پھر کیا اچھائی اور کیا برائی۔ سب یکسا لگنا لگنے لگتا ہے۔" وہ افسردگی سے بولی۔

"نہ جانے کتنی معصوموں کی اہلی ہوں گی۔ اور کتنا ہی خون بہایا ہو گا۔" اس کے چہرے کی افسردگی ہنوز تھی۔

"بلویس بیگم کو ہر گناہ کے لیے معاف کر سکتی ہوں۔ لیکن اپنے باپ کا قتل۔۔ میرے باپ کے خون کی ہر بوند نایاب تھی۔ انہیں ہر بوند کا بدلہ دینا ہو گا۔ اب گل کی انکھوں میں انسو تھے۔ احمر نے اس کی نام انکھیں دیکھی تو چہرہ جھکا لیا۔

"یہ تاج امٹکوں کے بیچ ہوا میں جھولنے لگے گا۔ لیکن جیسے ہی اس سے نمودار ہونے والی روشنی ہر الٹے لٹکے مٹکے پر پڑے گی تو مٹکوں سے چمکتا نیلا پانی نیچے گرنے لگے گا اور مجھے اس پانی کی بوندوں تلے کھڑا ہونا ہے۔ کیونکہ یہ عمل کرنے کے بعد ہی میں صحرا کا دروازہ دیکھنے کے قابل ہوں گی۔ وہ احمر کو بتا رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ایک اور بات۔میں صحرا میں اکیلی جاؤں گی۔تم میرے لوٹنے تک یہی انتظار کرنا۔"وہ نرمی سے ہدایات جاری کررہی تھی۔

"میں بھی ساتھ جاؤں گا۔وہاں کوئی خطرہ ہوا تو۔"قدر فکر مندی سے گویا ہوا تو گل اپنی مسکراہٹ پر قابو پانے لگی۔

"بدو کہیں کے۔میں پری ہوں خطروں سے کھیل کر ہی ادھی زندگی گزاری ہے۔وہ قہقہا لگا کر ہنسی۔"اور ہاں یہ تاج ابھی تو مٹکوں کے درمیان جول رہا ہے میرے جانے کے بعد یہ خود ہی اڑ کر تمہارے پاس اجائے گا۔"وہ نرمی سے بولی۔

"پر مجھے کیا کرنا ہے اس تاج کا۔دیکھو میں لڑکا ہوں سلطانہ نہیں بن سکتا۔"احمر مصنوعی خفگی سے گویا ہوا۔

"ہاہاہاں۔۔۔ڈوریمون کے تایاجی۔وہ تمہاری حفاظت کرے گا۔یہاں ہر قدم پر خطرہ ہے ۔اب اپنا خیال رکھنا۔میں عمل کرنے شروع کرنے جارہی ہوں۔"وہ بھی مسنون ناراضگی سے بولی۔

"ہاں ہاں جاؤ نکلی سلطانہ۔" وہ ہنستے ہوئے بولا۔ گل نے آنکھیں بند کی اور اس کے بڑے بڑے سفید پنکھ پھیل گئے۔ تاج اس کے ہاتھوں تھا۔ وہ ہوا میں بلند تھی۔ اب سفید پنکھ پھڑ پھڑائے وہ تالاب میں ابشار کے پاس ہوا میں الٹے لٹکے مٹکوں کے سائے تلے جا کھڑی ہوئی۔ تاج اس نے چھوڑ دیا۔ عمل شروع ہو چکا تھا۔ اس نے آنکھیں بند کر لی۔ تاج مٹکوں کے درمیان رک کر اپنی تند و تیز شعاؤں سے ان چاروں مٹکوں سے نیلا چمکتا پانی خارج کر رہا تھا۔ چاروں مٹکوں کا پانی اپس میں مل کر گل کے بدن کو بھگونے لگا۔ چند لمحے تک وسکون سے بھیگتی رہی۔ اچانک اسے پانی اگ پر ابلتا ہوا محسوس ہوا۔ وہ درد سے چلائی۔ اس نے فوراً آنکھیں کھولی۔ وس کے بدن پر پڑنے والا پانی اب نیلا ہونے کی بجائے اگ پر ابلتا ہوا سرخ تھا۔ وہ فوراً وہاں سے اڑ کر پانی سے دور ہو گئی۔ اس کی رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ اسے اپنا بدن جلتا ہوا محسوس ہوا۔ وہ فضا میں تڑپنے لگی۔ لباس تقریباً کئی جگہوں سے پھٹ چکا تھا۔

"گل۔۔ گل دور ہٹو گل۔۔" اسے احمر کی اواز سنائی دی۔ اس کی سیاہ شاہی طرز کی فراک میں جگہ جگہ چھید دکھ رہے تھے۔ پانی اس کے بدن پر سرخ چھالے بنا رہا تھا۔ وہ تڑپتی ہوئی فضا میں جھول رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

'کیا تم ٹھیک ہو گل؟" گل نے درس کراہتے ہوئے احمر کی طرف دیکھا تو وہ ٹھٹھک کر رہ گئی۔

احمر کو درجنوں کی فوج نے گھیرے میں لے رکھا تھا۔

جگہ جگہ ملکہ بلقیس کی فوج نظر آرہی تھی۔اچانک اس کی نظر ملکہ پر پڑی۔

"پیاری بیٹیا کیسا لگا میرا سرپرائز؟ لگتا ہے ماں کو دیکھ کر تمہیں خوشی نہیں ہوئی"۔ ناراضگی سے بولی۔

"گل سے الجھ کر تم بالکل بچگانا حرکت کر رہی ہو۔ یہ حرکت بہت بھاری پڑے گی تمہیں ملکہ بلقیس۔" گل زور سے چلائی۔

"بے جان دھمکیاں بعد میں دے دینا ابھی اپنے جلتے وجود کو تو دیکھو۔۔۔وہ سانس لینے روکی ۔۔۔دیکھو بھٹے کی طرح بنی جا رہی ہو۔" بلقیس بیگم کا انداز بنزیہ تھا۔تڑپتے ہوئے اس کی نظر چاروں مٹکوں پر پڑی۔

"تاج کہاں گیا۔" اس نے مٹکوں کی اسکوئر کے درمیان سے تاج کو غائب پایا۔

"کیا ہوا سلطانہ؟ کہیں اپ کا تاج میرے پاس تو نہیں؟۔۔۔ہاہا۔۔۔" ملکہ بلقیس اپنے درجوں سپاہیوں کی فوج میں کھڑی قہقہا لگا رہی تھی۔وہ گل کی انکھیں کھولنے سے قبل تاج چرا چکی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اب بنا تاج کے خود کو سلطانہ کہہ کر دکھاؤ ذرا۔۔۔ ہاہا۔۔ کافی برا وقت چل رہا ہے۔ بلکہ برا وقت تو ابھی شروع ہوا ہے۔" ملکہ نے پہلے طنزیہ اور پھر شیطان مسکراہٹ لیے غضب ناک ہوتے کہا۔

"اگر تمہیں لگتا ہے کہ تم صحرائے قیدیوں کی رہائی سے مجھے روک پاؤ گی تو کم عقلی ہے تمہاری۔ گل جہانگیر کو کسی کا باپ بھی نہیں روک سکتا۔" گل قدر اشتعال میں لگ رہی تھی۔

"سپاہیو اس جلتی بھنتی گل کو مسل ڈالو۔" ملکہ نے ہاتھ بلند کرتے ہوئے حکم جاری کیا۔ یہ سنتے ہی ملکہ کے درجنوں سپاہی فضا میں تلواریں بلند کیے بھاگتے ہوئے فضا میں اڑان بھرنے لگے۔

"تم سب اپنی موت کی جانب بڑھ رہے ہو۔ گل نے غضبناک ہوتے ان سب کی جانب اڑنا شروع کر دیا۔ اس نے اڑتے ہوئے جادو سے دونوں ہاتھوں میں تلواریں تیار کر لیں۔ جیسے وہ سپاہیوں کے ہجوم میں داخل ہوئی۔ تو اس نے تیز رفتار تلواروں کو اپنے گرد پھیلائے سپن کرنا شروع کر دیا۔ جس کے باعث درجنوں سپاہیوں کی گردنیں اڑ گئیں۔ اس کے بدن سے خون کی بجائے سیاہ دھویں کا اخراج ہوا۔ چونکہ وہ سب ملکہ کی جادو کی پیداوار تھے سو ان میں خون کا ہونا ممکن نہ تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے گل نے سارے سپاہیوں کو مار گرایا۔ اب ہر جگہ سیاہ دھواں پھیل چکا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھا۔گل اس گندے دھوئیں میں کھانس سر رہی تھی اس کا بدن اب بھی جل رہا تھا چند لمحوں کی توقف سے دھواں ختم ہو گیا۔تو سارا منظر واضح ہوا۔اب جو منظر گل کی انکھوں نے دیکھا وہ اس کی سوچ سے بھی میلوں دور تھا۔

-------------- ◈◈◈◈ -----------

"حورر کو ع ہم اس کے قریب نہیں جا سکتے۔یہ۔۔یہ یقیناً کوئی خطرے کا سبب بنے گا۔"وہ انکھیں پھول پر ٹکائیں بولا۔

"تم سمجھ نہیں رہے یہ مجھے کھینچ رہا ہے۔"وہ پھول سے پھوٹتی ہوئی مسہور کو کن نیلی روشنی کو تکتے اگے بڑھتی جا رہی تھی۔

"شاید یہ۔۔یہ مجھے کچھ بتانا چاہتا ہے۔شاید کوئی زخم،کوئی مرہم،کوئی خوشی،کوئی غم کوئی سکون یا کوئی طوفان لایا ہے۔میرے لیے۔صرف صحرائی حور کے واسطے۔"حور کی انکھوں میں چمک دی۔انجانا سکون تھا۔ایک سحر تھا جو اسے اپنا غلام کر رہا تھا۔

"حور پلیز اس سے دور رہو اسے مت چھونا۔وہ حور کے پیچھے چلتا ہوا پھول تک پہنچا۔جبکہ حور پھول کی جانب ہاتھ بڑھاتے ہوئے پھول کو توڑنے کی سعی کر رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حور رک جا یہ جان لیوا ہو گا۔ حاطب کو اپنے ماتھے پر پسینے کی امد محسوس ہوئی۔ حور پھول توڑ چکی تھی۔ اب جو ہونے والا تھا، جو تباہی انی تھی اور جس لہر نے زندگی کی کشتی کو ڈبونہ تھا وہ سب غیر متوکی تھا۔ اچانک سورج نے صحرا کے اس حصے سے کوچ کرنے کی ٹھان لی۔ جس کے باعث سارا صحرا اسے سیاہ چادر کی بکل مارے ہوئے معلوم ہونے لگا۔

"یہ دن رات میں کیسے بدل گیا۔۔اور یہ طوفان۔۔۔یہ طوفان کیسے اگیا؟" حاطب نے دیکھا کہ صحرا میں رہت کا طوفان اس سے 100 میٹر کے فاصلے پر تاریکی میں بھی دکھائی دے رہا تھا. حور کی چیخ بلند ہوئی. اس کے ساتھ ہی تاریخ صحرا نیلے پھول کی روشنی سے رنگ گیا۔

" حور تمہارے ہاتھ کو کیا ہو رہا ہے۔" حاطب نے بوکھلاتے ہوئے حور کے ہاتھ کی جانب اشارہ کیا۔ نیلا گلاب حور کے ہاتھ میں جذب ہو رہا تھا۔

"اہ۔۔۔میں نہیں جانتی۔" وہ درد سے تڑپ رہی تھی۔

"تم۔۔۔تم فکر مت کرو۔ میں مدد تلاش کرتا ہوں۔" کہہ کر وہ بے سود ادھر ادھر بھاگ رہا تھا

۔

www.novelsclubb.com

حاطب جلدی کچھ کرو۔ ورنہ میں جان سے جاؤں گی۔ وہ ریتلی سرزمین پر گر گئی۔ وہ تڑپتی ہوئی پھول کو گھور رہی تھی۔ پھول کسی خار کی مانند حور کے ہاتھ میں مکمل دھنس گیا۔

"ہاں ہاں۔ میں کچھ کر۔۔۔" ابھی وہ کچھ بولنے والا تھا کہ اس منظر نے اس کی انکھوں میں حیرت کے دیپ روشن کر دیے۔ حور اب لیٹی ہوئی ہوا میں لٹک رہی تھی۔

حاطب۔۔۔ مجھے۔۔۔ مجھے نیچے اتارو۔ یہ پھول میری جان لے رہا ہے۔" وہ چلا رہی تھی۔ طوفان کی شدت بیتتے پلوں نے بڑھا دی تھی۔ اور اس کے درد کی شدت پر بھی کوئی قابو نہ تھا۔ دونوں کے بال ہوا کے دوش پر اڑ رہے تھے۔ اب حور کسی طلسم کے ماتحت ہوا میں کھڑی ہو کر اپنے گرد برق رفتاری سے سپین کرنے لگی۔

"اہ۔۔۔ اس کی چیخ فضا کو بوجھل کر رہی تھی۔ جب کہ حاطب اسے بچانے کے لیے کچھ نہ کر سکتا تھا۔ حور کے بدن سے اتنی شدید نیلی روشنی خارج ہوئی کہ حاطب کی انکھیں چندھیا گئیں۔ حاطب نے غیر ارادی طور پر انکھوں پر بازو جما لیے۔ اچانک روشنی مدھم پڑ گئی۔ اس نے بازو کی دیوار کو گرا کر صحرائی حور کی جانب دیکھا۔ اپنے گرد گھومتے ہوئے حور کا سیاہ بلاؤ، سرخ جامہ وار کا بڑے گھیراؤ والا لہنگا اور کندھے پر ٹکا بادامی رنگ کا جالی دار دوپٹہ ایک بڑے گراؤ والی ہلکے نیلی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رنگ کی جالی دار فراخ میں بدل گیا۔موتیوں والے پراندے میں گندے ہوئے ہلکے سنہری بال سیاہ رنگت اختیار کر گئے کانوں کے جھمکے اور پاؤں کی پائل تک تبدیل ہو گئے۔

"ناممکن ہے۔حاطب کے حیرت سے کھلتے ہوئے لبوں سے یہ الفاظ ادا ہوئے۔وہ بلاشبہ خوبصورت لگ رہی تھی۔حور کی انکھیں اب بند تھیں جب کہ وہ ابھی بھی ہوا میں لہرا رہی تھی۔طوفان ابھی بھی جاری تھا۔اب ایک عجیب اطمینان چہرے پر اراستہ کئے صحرائی حور نے انکھیں کھولیں۔کانچ سی بھوری انکھوں سے اپنے لباس میں طلسمی تبدیلی دیکھی تو بڑی شان سے مسکرا دی۔اب وہ حور اپنے دونوں بازو دائیں بائیں پھیلا دیے دیکھتے ہی دیکھتے سفید پنکھ اس کی کمر پر سے نمودار ہوئے۔چند پل وہ ہوا میں اپنے بڑے بنگ پھلائے کھڑی رہی۔پھر اڑان بھرتی حاتب کے گرد چپ کر کاٹتے ہوئے اس کی عین سامنے اکھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

حور اپ۔۔۔اپ ایک پری ہیں؟"حاطب کی حیرت تھی کہ تھمنے سے انکاری تھی۔

"اس لمحے سے پہلے میں بھی اتنی ہی بے خبر تھی جتنے کہ اپ سب لوگ۔"حور اور حاطب اپ دونوں صحرا کے دوسرے حصے میں پہنچ چکے تھے جہاں باقی سب لوگ موجود تھے۔وہ سب لوگوں کے سامنے پنکھ پھیلائے کھڑی تھی۔

"میری بچی۔:رضیہ بیگم اور انبر پری نے بیک وقت اسے گلے لگایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مطلب تم بھی میری طرح پریزادی ہو۔" امبر پری کا تو خوشی سے کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ جبکہ حاطب اور دانیا چند قدم کی دوری پر کھڑے حور کی خوشی کو دیکھ رہے تھے۔

"اب خوشیاں منانے کا لمحہ ان پہنچا ہے۔ جلدی سے سب کام پر لگ جاؤ۔ اج یہ جادوی ائنہ صحرا کے بیچو بیچ فٹ کر کے ہمیں بیرونی مدد کا انتظار کرنا ہے۔ امبر پری کو اگے کی حکمت عملی طے کرنا تھی۔

"کیا حور ہمیں اس قید سے نکال نہیں سکتی۔ اخر وہ بھی تو ایک پری ہے۔" حاطب کے چہرے پر کچھ انجان رنگ بکھرے تھے۔ "نہیں۔ پری تو میں بھی ہوں۔ لیکن ہم قید ہیں۔ ہمیں بیرونی مدد ہی ازادی کی نوید سنا سکتی ہے۔ اج وہ پری ضرور ائے گی۔ چاۓ کتنی ہی طوفانوں کا سامنا کیوں نہ کرنا پڑے۔ کتنے ہی سلاب کیوں نہ اجائیں۔ میری پری ضرور ائے گی۔" امبر پری کی امید اور توکل نے سب کی خوشیوں کو دوبالا کر دیا۔

"اور ہاں حور ایک اچھی خبر ہے تمہارے لیے۔" اس بار رضیہ بیگم نے حور کو ممتا کی سی نظروں سے نوازتے ہوئے کہا۔

"کیا رضیہ بیگم۔" حور کی میٹھی اواز نے میں ایک حیرت کی لہر تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"صحرا سے زادی کے بعد تمہارے تمہارا ماضی تمہیں یاد آجائے گا۔" وہ نرمی سے گویا ہوئی۔

"ہاں۔۔۔۔ پھر سپنوں کا ایک ائینہ ٹوٹ جائے گا۔اپنوں کا ساتھ چھوٹ جائے گا۔" اس خوشی کے موقع پر حور کی بات نے سب کو رنجیدہ کر دیا۔

"چاہے میں نے تمہیں جنم نہیں دیا۔ لیکن میں ہی تمہاری ماں اور تم ہی میری بیٹی حور۔" رضیہ بیگم نے حور کو گلے لگا لیا۔ چند پل بیتنے پر سب گل کی امد کے منتظر تھے۔ حاطب سب سے دور ایک درخت کے تنے تلے بیٹھا تھا۔

ایک گزارش تھی اپ سے۔" اور ان کے الفاظ پر وہ چونکا۔

"کیسی گزارش۔" وہ خوشگوار حیرت میں مبتلا ہوا۔ وہ الفاظ تلاش کرنے کے لیے رخ موڑ گئی۔

"کئی بار ایسا ہوتا ہے جب مختلف منزلوں کے مسافر ایک ہی راہ اختیار کر لیتے ہیں۔۔۔ وہ سانس لینے رو کی۔۔۔ پھر ان میں کچھ وہی غلطیاں کرتے ہیں جو صحرائی حور نے کی۔ نا قابل تلافی جرم ۔محبت کی تپتی زنجیروں میں جھکڑے جانے کی خطا۔" حاطب اس کی گفتگو پوری یکسوئی سے سماعت کی نظر کر رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ ایک طرف محبت کا طوفان نہ جانے اور کتنے قلب بے جان کر دے گا۔اللہ جانے مزید کتنوں کو ہجر کی نظر کر دے۔" وہ ٹھہر ٹھہر کر الفاظ ادا کر رہی تھی۔انسو الفاظ کو ساون کی یاد دہانی کر وا رہے تھے۔

"بس ایک۔صرف ایک التجا ہے۔" اب وہ پلٹ کر بھیگی گنی پلکوں تلے حاطب کو دیکھنے لگی۔ حاطب کی انکھیں میں ندامت تھی۔"میری محبت کو کبھی پس پشت مت ڈالنا۔فقط اس بے مول صحرئ لڑکی کی محبت ہمیشہ یاد رکھنا۔اس نے زخمی مسکراہٹ سے اپنے گال سے انسو پہنچے۔

"اگر میں نے پہلے صحرائے حور والی خطانہ کی ہوتی۔پہلے جرم محبت نہ کر چکا ہوتا۔تو صحرائی حور وہ دنیا کی پہلی اور اخری لڑکی ہوتی ہے۔جس سے میں شادی کرتا۔"اس کے دل کے زخم بھی انکھوں میں نمایاں دے۔ان الفاظ نے انسوں کی برسات میں نہاتی صحرائی حور کو دل سے مسکرانے پر مجبور کر دیا۔بعض دفعہ چند الفاظ طویل حیاتی کو کاٹنے کے لیے کافی ہوتے ہیں۔

اب یہ روگ عمر بھر کا تھا۔مرنے اور جینے کا کھیل اخری سانس تک جاری وساری رہنا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہم کہاں ہیں ازلان۔" سکوٹی نے انکھیں کھولی تو وہ ایک اندھیر کمرے میں کرسی پر بیٹھی بندھی ہوئی تھی۔اس کی نظر کمرے میں بنی کلوتی کھڑکی پر پڑی سے باہر برف باری ہوتی دکھائی دے رہی تھی۔

"او۔ایم۔جی۔ازلان ہم کسی برفانی علاقے میں۔ہیں دیکھو ذرا کتنا خوبصورت لگ رہا ہے۔" وہ ساتھ والے کرسی پر بندے ہوئے ازلان کو اواز دے رہی تھی۔وہ پہلے ہی جاگا ہوا تھا۔

"بے وقوف ہم یہاں قید ہیں"۔وہ اس کی عقل کا ماتم کرتے ہوئے بولا۔

لو بھی۔اب اتنی خوبصورت جگہ کو قید تو مت کہو۔اگر ایسی جگہ پر ملکہ بلقیس صدیوں بھی قید رکھیے تو مجھے تو کوئی اعتراض نہیں۔البتہ تم اپنا سوچ لو۔" وہ مزے سے کہتی ہوئی بر باری کو دیکھنے لگی۔

"خدایا یہ لڑکی بیجا پیچ کرائی ہے شاید۔" وہ افسوس کرتا رہا۔

"میں جادو سے ہم دونوں کو ازاد کرنے کی کوشش کرتی ہوں۔" کہتے ہوئے سکوٹی نے انکھیں بند کی۔اور اس کے لب حرکت کرنے لگے۔

"میرا جادو یہاں کام کیوں نہیں کر رہا۔" وہ حیرت میں گری تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کام کرنے کے لیے جادو کرنا بھی چاہیے۔ نکمی کہی کی۔ ہوں۔" کہتے ہوئے زلان نے منہ پھیر لیا۔

"مطلب اس میں جگہ پر پہلے ہی بلقیس بیگم جادو کر چکی ہے۔ جس کے باعث میرا جادو ناکام ہو رہا ہے۔"

شام سر اٹھانے کو تھی۔ جب کہ دن روانہ ہو چکا تھا۔ برف باری ہے رک چکی تھی۔ وہ پھر بھی کرسی پر بندے کھڑکی سے باہر نظریں ٹکائے ہوئے تھی۔

"اب رات کیا ایسے ہی گزارنی پڑے گی۔ کرسی پر بندے ہوئے ہی۔" وہ بہت بڑائی۔

"نہیں نہیں۔ تھوڑی دیر تک تمہیں سیا محل کا تخت پیش کیا جائے گا۔ اس پر ارام سے لیٹ کر سکون سے نیند پوری کرنا۔" ازلان کے چہرے پر کمال معصومیت تھی۔

اگلا دن طلوع ہو چکا تھا۔ اج زندگی ایک نئے موڑ دکھانے کو تیار کھڑی تھی۔

"اٹھ گئے کیا؟" سکیورٹی نے بند انکھوں سے مدھم سی اواز میں پوچھا۔

"بولو تو صحیح۔ گونگے۔۔۔" تو جواب ندارد۔ اس نے انکھیں کھولیں تو ساتھ والی کرسی کھالی تھی۔ وہ چونک گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ازلان کہاں گئے؟" وہ بلند آواز میں چلائی۔ لیکن وہ اس کی آواز سننے کو کوئی نہ تھا۔

"پتہ نہیں کہاں چلا گیا باولہ جیا ایک منٹ کہیں ہے زیادہ تو نہیں کہ بلقیس بیگم سے لے گئی ہوں چلو خیر ہے ان کا ہی اپنا ہی بیٹا ہے کچھ نہیں کریں گی۔" اس نے اپنی فکر دور کی۔

"ایک بار پھر جادو ٹرائی کرتی ہوں۔" اس بار جادو کامیاب ہوا اور اس کے دونوں ہاتھ رسیوں سے ازاد ہو گئے۔ وہ فورا اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس نے باہر کا دروازہ کھٹکھٹانا چاہا لیکن کسی سوچ کے تحت رک گئی۔

"نہیں پہلے اس جگہ کا پتہ لگانا ہو گا۔" کہتے ہوئے وہ کمرے کا جائزہ لینے لگی۔ پھر وہ کمرے میں موجود اکلوتی الماری کی طرف لپکی۔ اس نے الماری کے پٹ کھولے تو الارم بجنے لگا۔

"اف خدایا۔ الارم۔۔۔ مطلب پکاماری جاؤں گی۔ کہتے ہوئے فٹافٹ الماری چیک کرنے لگی۔ وہ نہ جانتی تھی کہ وہ کیا ڈھونڈ رہی ہے۔ لیکن کچھ تو اس سے ملنا چاہیے تھا۔ وہاں کچھ لیڈیز فراکس الماری میں لٹکی ہوئی تھی۔ اس کے ہاتھ ایک لفافہ لگا اس نے فورا الماری سے نکالا اور الماری کا کے پٹ بند کر دیے۔

www.novelsclubb.com

"الارم بج چکا ہے۔ مطلب کوئی بھی یہاں کسی بھی لمحے پہنچ سکتا ہے۔ شاید اج کنوارے ہی مرنا پڑے گا۔ سو جتنی جلدی ہو سکے یہاں سے مجھے کچھ انفارمیشن لینی ہو گی۔" اس نے لفافے کو چاک کر کے ایک خط نکالا جس کے ساتھ ایک تصویر تھی۔ اس نے تصویر کو نظرانداز کر کے فوراً خط کو پڑھنا شروع کر دیا۔

"خدایا۔ نہ جانے کس مجنوں کا یہ محبت بھرا خط میرے ہاتھ لگ گیا۔ اور یہ حاسن۔ بیگ۔ کون ہے حاسین بیگ جو کسی کو اتنا ٹوٹ کر چاہتا ہے۔ وہ حیرت میں کھڑی تھی۔ "چل سکوٹی پریشان مت ہو۔ تو تو پھر بھی سنگل ہی ہے نا۔ سکوٹی نے شکل بصورتے ہوئے خود کو کوسا۔ پھر اس نے خط سے نظر ہٹا کر تصویر کو دیکھا۔

"او میرے خدا۔ یہ کیسے ممکن ہے؟ کیا یہ بیگ گل جہانگیر سے محبت کرتا ہے۔ گل سے۔ وہ بھی اتنی شدید محبت۔" اس کی حیرت کو چار چاند لگ گئے۔

"احمر بھاگو یہاں سے۔ میں ارہی ہوں تمہارے پاس۔ بھاگو۔" گل جلتا وجود اور انکھوں میں بے رنگ مایا لیے چلائی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"چھوڑو مجھے۔" احمر کو پانچ سپاہی دائیں بازوں سے جب کے پانچ بائیں بازو سے جکڑے ہوئے تھے۔وہ خود کو ازاد کرانے کی بے سود کوششوں میں مبتلا تھا۔

"میں ارہی ہوں۔" گل نے خود کو چلاتے سنا۔اور اگے بڑھنے لگی۔

"اتنی بھی کیا جلدی ہے پیاری بیٹیا۔ابھی ٹیلی سوپ کا اغاز باقی ہے مائی ڈیئر ڈاٹر۔" شاہانہ انداز میں کہتی سیاہ محل کی ملکہ اڑ کر گل کے مدمقابل فضا میں کھڑی ہوگئ۔

"تم احمر کو کچھ نہیں کروگی سنا تم نے۔" گل کی انکھوں میں سرخ ڈورے کسے اتش فشا کے پھٹنے کا منظر دکھا رہے تھے۔"قسم لے لو میری جان۔میں واقعی کچھ نہیں کروں گی۔" ملکہ اپنے سینے پر شہادت کی انگلی جمائے،چہرے پر مسکینیت طاری کیے بولی۔

"اب جو بھی کرنا ہے۔تمہارے اس تاج کو کرنا ہے۔" گل اس کی مکروہ چال سے بے خبر اس کو حیرت سے گھورتی رہی۔دوسری طرف احمروں سپاہیوں سے رہائی کی جنگ میں مبتلا تھا۔ قفس میں کسی پرندے کی مانند تڑپ رہا تھا۔

"کیا کرنے والی ہو تم۔بولو تم کیا کرنے والی ہو اس تاج کی مدد سے۔" گل مشکوک نظر بلقیس بیگم پر ٹکائے برہم ہوئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تمہارے جسم سے روح قبض کرنے والی ہوں۔ دیکھنا چاہو گی تم۔" کہتے ہوئے گل کی طرف تاج سے تندور تیز روشنی کی شعائیں خارج کیں۔ خون شعاؤں نے زنجیروں شکل اختیار کر کے گل کے دونوں بازوں کو مخالف سمت میں پہاڑوں پر موجود درختوں سے باندھ دیا۔

"تم کیا کر رہی ہو۔" گل کی اواز میں غضب واضح تھا۔

پھر ملکہ نے تاج کی مدد سے احمر کے سر پر چند انچ کے فاصلے پر ایک جادوئی چادر ہوا میں لٹکا دی۔

"میں تم سے کچھ پوچھ رہی ہوں۔" گل کا غضب بڑھتا ہی چلا جا رہا تھا۔ دونوں ہاتھ بندھے ہوئے تھے۔

چلاؤ مت۔ حلق سے زبان کھینچ لوں گی تمہاری۔" ملکہ غصے سے دانت پیستے ہوئے گویا۔

وہ احمر کے سر سے اوپر چادر پھیلی ہوئی ہے جانتی ہو یہ کیا ہے؟" ملکہ نے استہزائیہ پوچھا تو گل صدمے کے مارے کچھ بول نہ پائی۔

"لو بھائی تمہاری تو سیٹی ہی گم ہو گئی۔ چلو میں خود بتا دیتی ہوں۔۔۔ وہ سانس لینے رکی۔ یہ طلسمی چادر ہے۔ یہ ہر پانچ سال بعد سیاپہاڑی پر نمودار ہوتی ہے۔ وہ صرف ایک دن کے لیے۔ اور پھر

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دوبارہ اگلے پانچ سالوں کے لیے غائب ہو جاتی ہے۔اس طلسمی چادر کا حصول صرف تمہارے تاج سے ہی ممکن تھا۔ ملکہ بڑی فرصت سے بتا رہی تھی۔

"اس میں خاص بات کیا ہے؟ گل نے بات کو ہلکا لیتے ہوئے سوال داغا۔

"تم خود ہی دیکھ لو۔" ملکہ کے چہرے پر ذلیل مسکراہٹ طاری ہوئی۔

"اہ۔۔۔۔" احمر کی تڑپ نے گل کو اپنی جانب متوجہ کیا۔

"کیا ہو رہا ہے تمہیں احمر۔ کہہ کر گل فکر مندی سے اڑنے لگی۔ لیکن فضا میں مخالف سمت میں اس کے ہاتھ بندھے ہوئے تھے۔

"تم کیا کر رہی ہو احمر کے ساتھ۔ چھوڑو اسے۔اس نے تمہارا کیا بگاڑا ہے۔" گل کی اواز میں تڑپ تھی۔درد تھا۔

www.novelsclubb.com

اس طلسمی چادر سے زہر کی بوندیں خارج ہو کر احمر کے بدن میں جذب ہو رہی ہیں۔اب تمہارا دوست۔۔۔آ۔۔۔ااا۔۔بلکہ میری پیاری بیٹی کا عاشق اس زہر سے تڑپ تڑپ کے مرے گا۔" ملکہ بلقیس ایک ایک لفظ زور دیتے ہوئے بولی۔

"آہ۔۔۔۔" احمد کی صدائیں فضا کی نظر ہو رہی تھین۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم ایک ڈرپوک اور کمزور ملکہ ہو۔ جو عام انسانوں پر ظلم ڈھانے کے سوا کچھ نہیں کر سکتی۔ اگر ہم ہمت ہیں تو گل جہانگیر کے مدمقابل اؤ۔" گل نے غضب و غصے کے باعث تقریبا چلاتے ہوئے کہا۔

"بڑی گہری دوستی ہے نا اس احمر سے۔ اب اس کی موت کا منظر لائیو انجوائے کرو۔" ملکہ مزے میں دکھ رہی تھی۔

"احمر میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گی۔" گل کی انکھوں میں انسو تھے۔ اس نے انکھیں بند کی اور جادو سے زنجیروں کو توڑنا چاہا۔

"اہ۔۔۔" ایمر کا چہرہ اب انسوں سے لبریز تھا۔ چہرے کی سرخی خون کی مانند تھی۔ زہریلے قطرے چادر سے نکل کر اس کی وجود میں جذب ہو رہے تھے۔

"تم اج کچھ نہیں کر پاؤ گی۔ کیونکہ اج کا دن پورے پانچ سال بعد اتا ہے۔ جس میں زہریلی چادر نمودار ہوتی ہے۔ اور پریوں کی پاور سے ایک دن کے لیے ان کے بدن سے اہستہ اہستہ ختم ہو جاتی ہیں۔ تم بھی اج کے دن ایک۔۔۔ ایک عام انسان بن جاؤ گی۔" ملکہ کی انکھیں تکبر کے باعث پھیلی ہوئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اف خدایا۔۔میں اس "پری لاش" کے دن کو کیسے بھول گئی۔اج۔۔۔اج میں بے بس ہو جاؤں گی۔میرے اندر کی پری کواج موت کی نیند سونا ہو گا۔پھر اس رات کے اخری پہر جب چاند اپنے جوبن پر ہو گا۔تمام پریوں کوان کی پاورز واپس مل جائیں گی۔وہ سکتہ کی عالم میں بھڑ بھڑائی۔گل کے پسینے چھوٹنے لگے۔کبھی وہ زنجیروں کو دیکھتی اور کبھی زمین پر لیٹے تڑپتے احمر کو۔اس کی اہ وبکاہ فضا میں ایک پر فسوں رنگ بھر رہی تھی۔اس کے بدن پر نیل کے دھبے ظاہر ہونے لگے۔

"دیکھو تم۔۔تم جو کچھ چاہے میں دینے کو تیار ہوں۔۔پلیز۔۔۔احمر کو جانے دو۔پلیز اسے چھوڑ دو۔گل اب زارو قطار رو رہی تھی۔لیکن ندارد۔

"مجھے اج تمہیں تڑپانا ہے۔"ملکہ غصے سے گویا ہوئی۔

"ٹھیک ہے تم میرے ساتھ جو سلوک چاہے کر لو۔لیکن احمر کو چھوڑ دو۔وہ کمزور انسان ہے۔ گل کے دید تلاب کا منظر پیش کر رہے تھے۔

ہاہاہا۔۔۔آج یہ ملکہ تباہی لائے گی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کئی بجلیاں ایک ساتھ تم پر گرائے گی۔" کہتے ہوئے ملکہ نے انکھیں بند کر لیں۔ ملکہ نے جادو سے گل کے پھیلے ہوئے سفید پنکھ جلانا شروع کر دیے۔

"اہ۔۔ گل چلائی۔ اس کے دونوں پنکھ پوری طرح اگ لپیٹ میں تھے۔ اس کا پورا بدن جلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ پنکھوں پر لگی اگ اب کمر کی جانب سرائیت کر رہی تھی۔ گل کو اپنے کمر پر اریاں جلدی محسوس ہو رہی تھیں۔

" پلیز احمر کو جانے دو۔۔۔۔ وہ بدقت الفاظ ادا کر پا رہی تھی۔ جلن سے اس کے وجود سے روح کھینچ رہی ہو۔ اس کی کمر سے خون کا فوارا چھوٹ پڑا۔ اس کی انکھیں بند ہونے لگی۔ فراک خون میں لت پت تھی۔

"اب اخری وار پھر گل جہانگیر ٹھس۔۔۔" ملکہ نے کہتے ہوئے گل کے دونوں بازو زنجیروں سے ازاد کر دیے۔ اب گل ازاد تھی۔ پر وہ ادھ مری دکھائی دے رہی تھی۔ درد اسے موت کی منہ میں لے جا رہا تھا۔ ملکہ نے خنجر پوری قوت سے گل کے پیٹ میں گاڑھا۔

"اہ۔۔۔۔اہ۔۔۔۔" اس کی اہیں نیلے پانی کے ابشار کو بھی افسردہ کر رہی تھی۔ پھر ملکہ نے گل کو فضا سے تالاب میں دھکا دیا۔ گل کی انکھوں کا منظر دھندلا ہو رہا تھا۔ تالاب کا نیلا پانی گل کے پیٹ اور کمر سے نکلنے والی خون سے سرخ ہو چکا تھا۔ ابشار نے درد کے باعث انکھیں میچ لیں۔ وہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ظلم کی اس داستان اپنی انکھوں میں قید کرنے سے گریز کر رہا تھا۔مانو کے درختوں نے گل اور احمر کا درد محسوس کرتے کرب سے چیخ بلند کر ڈالی۔ ہر پتا، ہر شاخ ان کی بے بسی اور ملکہ کے ستم پر کراہ اٹھی۔ گل کے جلے ہوئے پنکھ، خون سے تر کمر اور پیٹ نے جب تالاب کے پانی کو چھوا تو مانو گے اس کی خون الودہ وجود پر تو تیزاب چھڑک دیا گیا ہو۔

"اہ۔۔۔" وہ چلائی۔

"گل تم۔۔۔" احمر زمین پر تڑپتا کچھ بولنا چاہ رہا تھا۔پر حلق نے اس کی درخواست ندرد کر دی۔ احمر اپنی خون کی چادر سے لپٹی گل کو شفقت بھری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ گل کے پیٹ سے بہتی خون کی ندی اس کی وجود کو کسی اتش کی نظر کر رہی تھی۔ گل نے دیکھا کہ طلسمی چ چادر احمر کی وجود سے اس جینے کی حسرت نچوڑ چکی تھی۔

ہاں۔۔۔احمر دورانی اب جا چکا تھا۔اس فانی دنیا کی ہر درد سے ازادی کی نوید لیے۔وہ عالم غم سے رخصت ہو چکا تھا۔اس کے بے جان اپ بھی گل پر ٹکے تھے۔

گل نے اس کی موت پر چینخنا چاہا۔ لیکن اس کے اعضاء ساکت و جامد ہو گئے۔ سوجن میں گم انکھوں میں بلا کا درد تھا۔ کوئی نرم مزاج شخص اس کی انکھوں کے درد کو دیکھ لیتا تو شاید صدمے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سے کبھی بیدار نہ ہو پاتا۔ گل کا دماغ سیاہی تلے اچکا تھا۔ جہاں سب ساکت اور شانت ہو جاتا ہے۔

ملکہ نے بڑی شان سے موت کا یہ نظر دیکھا ایک راحت اپنے وجود میں اترتی محسوس کی۔ پھر گل کا تاج اور طلسمی چادر لے کر اپنے سیاپروں سے اڑان بھری۔

چند پلوں کے کروٹ لینے پر تالاب میں اپنے ہی خون سے غوتے کھاتی گل کی انکھ کھلی۔ ہر سو سرخ پانی نظر ایا۔ پھر ھڑ بھڑا کر پانی کی گود سے ابھر کر سطح پر ائی۔ اس کی نظر نیلے پانی کے ابشار پر پڑی۔ جو کہ اب بھی ماتم میں مشغول دکھائی دے رہا تھا۔ وہ اپنے تکلیف سے چور بدن کو لیے اہستہ اہستہ قدم اٹھاتی اپ کے کنارے پہنچنا چاہتی تھی۔ اس کی نمکین پانی اگلتی ہلکی سبز انکھیں احمر کی بے جان وجود پر ٹکی ہوئی تھیں۔ اس کے بھیگی سنرے بال، اس کے خون میں رنگے ہوئے تھے۔ ہر اٹھتا قدم اسے کئی بار موت سے ہمکنار کر رہا تھا۔ پر وہ رکی نہیں۔ اب وہ تالاب سے باہر اچکی تھی۔ پنکھ جل کر راکھ ہو چکے تھے۔ کمر سے بہتا خون اپنے بہاؤ پر قابو پانے کی کوشش میں تھا۔

"احمر تم ایسے کیسے جا سکتے ہو۔ دیکھو جلدی سے اٹھو۔۔۔" وہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ لیے اس کے بازو کو حرکت دے رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"چلو اٹھو۔ تم تو میری حفاظت کو آئے تھے ناں۔ اب اٹھ بھی جاؤ۔۔" وہ کہتے ہوئے اشکبار ہوئی۔

"اٹھو احمر۔۔۔" وہ روتے ہوئے لرز رہی تھی۔ جب کہ وہ بے جان احمر ایک جہاں سے دوسری جہاں کو کوچ کر چلا تھا۔

"تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتی۔ دیکھو میں تمہارے لیے بہت۔۔۔ بہت ساری اینیمیٹڈ مووویز لاؤں گی۔ تم لوٹ آؤ احمر۔ لوٹ آؤ ورنہ میں کسی اور کو مووویز دے دوں گی۔ تم سن رہے ہو نا۔۔" اب بور ہوتے ہوئے پانچ سال کی بچی لگ رہی تھی۔ وہ بھی بے کان وجود لیے بہت سادہ اور بہت پیارا الگ رہا تھا۔

"جانتی ہو تمہارے ساتھ اچھا نہیں ہوا۔ میں۔۔۔ میں جانتی ہوں کہ تم مجھ سے محبت کرتے تھے۔ تم۔۔۔ تم گل سے بہتر لڑکی ڈیزرو کرتے تھے۔۔ مجھے معاف کر دو۔ میں کبھی تمہارے قابل تھی ہی نہیں احمر۔ تم میرے۔۔ تم میرے سب سے قابل اور معصوم دوست ہو۔ زندگی کے یہ پانچ سال گل کبھی فراموش نہیں کر پائے گی۔ تمہاری دوستی یادگار ہے۔ تمہاری شخصیت قابل رشک۔ اب اٹھ جاؤ احمر ضدمت کرو۔ وہ روتے ہوئے وہی زمین پر لیٹ گئی۔ اب اسمان کی جانب نظریں اٹھائے بھی آواز ضرور رہی تھی۔ اسے پکار رہی تھی۔

"لیکن انسان ہر پکار پر واپس نہیں اسکتا۔" اسکا وجود اپ بھی شدید تکلیف کی زد میں تھا۔

" تمہیں وفا کرنا نہیں اتی احمر۔ بیچ راستے میں چھوڑنے والے دوست نے مجھے بالکل نہیں بھاتے۔ تم تو شہریار سے بھی زیادہ بے وفا نکلے۔ گل جہانگیر اب کبھی کسی سے دوستی نہ کر پائے گی۔ تم دوست ہلاک کر دیتے ہو۔" نا جانے کیا کچھ بولے جا رہی تھی۔ چند لمحے وہ ایسے ہی پتھریلی زمین پر نمک کا مجھے سنا بنے لیٹی رہی۔ اگلے 60 منٹ اس نے یوں ہی اسمان کو تبدیل بھی مقصد گزار دیے۔

پھر اچانک دھڑام کی اواز ائی۔ جس نے گل کی توجہ اپنی جانب مبذول کروائی۔ وہ سست روی سے، تالاب کی جانب دیکھنے لگی۔ تالاب اور ابشار غائب ہو چکے تھے۔ ان کا غائب ہو جانا گل کو حیران نہ کر پایا۔ وہاں صرف تیز نیلی روشنی تھی۔ کل ٹوٹ پھوٹ کا شکار بدن لیے سلو موشن سے کھڑی ہوئی۔ تالاب اور ابشار کے غائب ہونے کا ہلکا سا سوال اس کی انکھوں میں جاگا۔ وہاں پہاڑ کی مانند ایک بلند و بالا درخت نمودار ہوا اس درخت کی شاخوں پر ہرے پتے سبز روشنی خارج کر کے ماحول کو پر سرار بنا رہے تھے۔ درخت کا تنا دس ادمیوں کے برابر چھوڑا تھا۔ "یہ کیسا درخت ہے۔" وہ یہ بھی نہ بول پائی۔ اچانک ہی درخت کی تنے ایک طلسمی دروازہ نمودار ہوا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جادوئی صحرا کا دروازہ۔۔۔۔"گل نے خود کو کہتے سنا وہ ساکت وجود کو گھسیٹتے دروازے تک پہنچی۔درخت کے تنے پر بنے دروازے کو گل نے چھوا تو دروازہ اہستہ اہستہ کھلنے لگا۔جیسے جیسے دروازہ کھلتا گیا درخت کے روشن سبز پتے جھڑ کر زمین پر گرنے لگے۔بلاشبہ وہ قابل دید منظر تھا۔پر گل کے لیے کچھ بھی خوبصورت نہ رہا تھا۔اسے کوئی خوبصورتی اب متاثر نہ کر سکے گی ۔کیونکہ ابھی اس نے اپنے جان سے پیارے دوست کی سانسوں کی ڈور ٹوٹتی دیکھی تھی ۔دروازہ کھولنے پر دوسری جانب جادوئی صحرا دکھائی دے رہا تھا۔جا بجا ریت کے ٹیلے سورج کے گرتی شعاؤں سے چمک رہے تھے۔

گ لنے زخمی وجود اور بوجھل انکھیں لیے قدم اٹھانا چاہا لیکن سامنے کھڑے وجود نے گل کے قدم ڈیرھ کر دیے۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔گلکی بے جان انکھوں نے سوال اٹھایا۔سامنے کھڑے وجود کے بھی ہاتھوں سے طوتے اڑ گئے۔

اس کے ہونٹ،اس کی ناک،کان،پیشانی،سمٹے ہوئے گال،اٹھتی ہوئی لمبی گھنی پلکیں نیزہ ہر چیز گل سے بشابہہ تھی۔وہ لڑکی۔گل کی ہم شکل تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بالکل میری طرح۔۔۔"گل کے دماغ نے میسج دیا۔

"کون ہو تم ؟"زخمی گل نے بدقت سوال پوچھا۔اس لڑکی کو بھی حیرت کا سانپ کاٹ چکا تھا۔

"صحرائی خور۔۔۔اور اپ ؟"دوسری جانب حور نے سوال کیا۔

"گل۔۔۔گل جہانگیر۔۔"

وہ دونوں ایک دوسرے کا ائینہ تھیں۔دونوں کی شکل اور جسامت ایک سی تھی۔ان دونوں میں صرف انکھوں کا رنگ فرق کرتا تھا۔ہاں گل کی انکھیں ہلکی سبز تھی۔جب کہ حور کانچ سی برھوی انکھوں والی لڑکی۔وہ دونوں زندگی میں پہلی بار ایک دوسرے کے سامنے ائی تھیں۔ دونوں کی مشابہت نے اس طلسمی شجر کو بھی حیرت کا جھٹکا دیا۔گل کو ہر سو اندھیرا دکھائی دینے لگا ۔انکھیں بوجھل ہو گئیں۔دیکھتے ہی دیکھتے گل سیاہ وادیوں میں گم ہو گئی۔اور دھڑام سے درخت کے قریب بے ہوش ہو کر گر گئی۔

اتنے میں کمرے کا دروازہ کھلا تو اس کے ہاتھوں خط اور تصویر زمین پر جا گری۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"توتم اپنی ان چھچھڑی حرکتوں سے باز نہیں ائی۔" بلقیس بیگم نے غصے سے داھڑتے ہوئے ایک تھپڑ دے مارا۔

"اف اللہ کتنا مردانہ ہاتھ تھا ملکہ کا۔" اس کے چہرے پر ہاتھ رکھ قدیر معصومیت سے کہا۔

"ائندہ یہاں کسی چیز کو ہاتھ مت لگانا۔ ورنہ زبان کے ساتھ تمہارے یہ ہاتھ بھی کاٹ دوں گی۔: ملکہ جذبات اگل رہی تھی۔

"یہ حاسن بیگ کون ہے؟" سکوٹی نے منہ پر ہاتھ رکھ کے ہمت دکھاتے ہوئے پوچھ لیا۔

"میرا بیٹا ہے۔ سیاہ محل کا ہونے والا بادشاہ۔ کچھ ہی دنوں میں سیاہ محل کی بھاگ دوڑ حاسن بیگ کے ہاتھوں میں دوں گی۔ تمہیں اور گل جہانگیر کو کتے کی موت مارے گا ملکہ کا سیاہ محل کا بادشاہ ۔" سکوٹی حیرت کی مضبوط چٹانوں پر جا پہنچی۔

"مطلب اپ کا بیٹا؟" اس نے بے وقوفی کرتے ہوئے پھر ملکہ سے پوچھ لیا۔ ملکہ نے کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا چل رہا ہے مائی ڈیئر موم۔" بولتے ہوئے وہ سیاہ پینٹ کوٹ پہنے، بال جیل سے اوپر کو کھڑے کیے اور نک سک سے تیار ہوئے وہ کمرے میں داخل ہوا۔وہ کسی شہزادے سے کم نہ لگ رہا تھا۔

سکوٹی کا منہ کھولے کا کھلا رہ گیا۔اس کے ہاتھوں طوتے اڑ گئے۔وہ کچھ بولنا چاہ رہی تھی لیکن الفاظ کو جوڑ کر جملے کی شکل دینا اسے بے حد مشکل لگ رہا تھا۔چاند لمحے وہ اسے دیکھتی رہ گئی۔

"کیسی ہو مائی ڈیئر سکوٹی۔" وہ ستائشی انداز میں بولا۔

"یہ ہے میرا بیٹا حاسن بیگ۔ ملکہ نے بارہ سنگے جتنا غرور لیے کہا۔

"اتنا بڑا دھوکہ۔ تم۔۔ تم ایسا کیسے کر سکتے ہو۔ جانتے ہو نا گل تم سے کتنی محبت کرتی ہے۔ سکوٹی کی انکھوں سے غم انسو شکل میں بہنے لگا۔انکھوں دیکھے پر یقین کرنا باقی مشکل تھا۔

"اب تم اور تمہاری وہ گل کچھ نہیں کر پاؤ گے۔ تم سب کیڑے مکوڑے ہو۔ جنہیں مسلنا میرا فرض ہے۔اور شروعات میں تمہاری موت سے کروں گا۔" وہ انگلی اٹھاتے ہوئے غضب سے گویا ہوا۔اس نے اپنے ہاتھ ہلکی سرخ شعائیں کرتے ہوئے جادو سے سکوٹی کو اس کمرے کی دو دیواروں سے مارا وہ چلائی اسے اپنا بدن چکنا چور ہوتے محسوس ہوا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہارا انجام سب سے بھیانک ہو گا۔ یاد رکھنا۔ گل کو دھوکہ دینا جلتے سورج کے قریب برف رکھنے کے مترادف ہے۔ جلا کر بسم کر دی کہ تم کو۔" سکوٹی غصے سے پھٹ پڑی۔ بلقیس بیگم نے ایک اور تھپڑ سکوٹی کو دے مارا۔

"تمہارا دھوکہ تمہاری موت کا پیغام ہے۔ یاد رکھنا۔" سکوٹی نے گال پر ہاتھ رکھتے تو اس سے کہا

۔

اس لڑکے نے سکوٹی کو کرسی پر جادوی شعاؤں سے باندھ دیا۔

"پر وہ خط تم نے کس کے نام لکھے ہیں۔" درد سے چور بدن لیے اس کوٹی نے پوچھا۔

جاری ہے۔

سیکنڈ لاسٹ ایپیسوڈ انشاءاللہ آئندہ۔

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842